رجسٹرڈ ایل نمبر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیاں بینی
دوا بینی شفا بینی حرم امن دار الاماں بینی

نمبر ۲۶ | دار الامن و الامان قادیان ۱۷ جولائی سنہ ۱۹۰۱ء | جلد ۵

کلمات طیبات حضرت امام آخر الزمان سلمہ الرحمٰن

(۱۵ جنوری سنہ ۱۹۰۱ء بعد مغرب)

عیسائیوں کا فتنہ **ام الفتن** ہے اس لئے چودھویں صدی کے **مجدد** کا کام **یکسر الصلیب** ہے۔ پھر جو علامت اسپر صادق آئی اس لئے چودھویں صدی کا مجدد **مسیح موعود** قرار پایا کیونکہ احادیث سے مسیح موعود کا کام یکسر الصلیب ثابت ہوتا ہے اب جبکہ ہمارے مخالفوں کو بھی ماننا پڑتا ہے کہ چودھویں صدی کے مجدد کا کام یکسر الصلیب ہی ہونا چاہئے کیونکہ اس کے سامنے یہی مصیبت ہے۔ پھر انکار کے لئے کونسی گنجایش ہے کہ **مسیح موعود** چودھویں صدی کا مجدد ہی ہوگا۔ ہماری توجہ ان لوگوں کی طرف ہے جنکو حق کی پیاس ہے لیکن جو حق کی تلاش ہی نہیں چاہتے جنکی طبیعتیں معکوس ہیں وہ ہم سے کیا فائدہ اٹھا سکتے ہیں یاد رکھو ہدایت ان کو ہوتی ہے جو تعصب سے کام نہیں لیتے وہ لوگ فائدہ نہیں اٹھاتے جو تدبر نہیں کرتے۔

پس طالب ہدایت سمجھ لے کہ موجودہ حالتوں میں چودھویں صدی کے مجدد کا یہ کام ہو کہ کسر صلیب کرے کیونکہ صلیبی فتنہ خطرناک پھیلا ہوا ہے **اسلام** ایسا دین تھا کہ اگر ایک بھی اس سے مرتد ہو جاتا تھا تو قیامت برپا ہو جاتی تھی لیکن اب کسقدر افسوس ہے کہ مرتد ہونیوالوں کی تعداد لاکھوں تک پہونچ گئی ہے۔ اور وہ لوگ جو مسلمانوں کے گھر میں پیدا ہوئے تھے اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسے کامل انسان کی نسبت جسکی پاک باطنی کی کوئی نظیر دنیا میں موجود نہیں قسم قسم کے دل آزار بہتان لگار ہے ہیں کروڑوں کتابیں اس **سید المعصومین** کی تکذیب میں اس گروہ کی طرف سے شائع ہو چکی ہیں بہت سے مستقل ہفتہ وار اور ماہوار اخبار اور رسالے اس غرض کے لئے جاری کر رکھے ہیں پھر کیا **ایسی حالت میں خدا تعالے کوئی مجدد نہ بھیجتا؟ اور پھر اگر کوئی مجدد آتا تو تم ہی خدا کے واسطے سوچکر بتاؤ کہ کیا**

اس کا کام یہ ہونا چاہیئے کہ وہ رفع یدین کے جھگڑے کرے یا آمین بالجہر پر لڑتا مرتا پھرے؟

غور تو کرو جو مرض وبا کی طرح پھیل رہا ہے طبیب اس کا علاج کرے گا یا کسی اور مرض کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی حد ہو چکی لکھا ہے کہ ایک صحابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین اپنی ماں سے سنکر اسکو مار دیا تھا یہ غیرت اور حمیت تھی مسلمانوں کی مگر آج یہ حال ہو گیا ہے کہ توہین کی کتابیں پڑھتے اور سنتے ہیں غیرت نہیں آتی اور اتنا نہیں ہو سکتا کہ ان سے نفرت ہی کریں بلکہ اٹا جو شخص **خدا نے خاص اس فتنہ کی اصلاح کے لئے بھیجا ہے اور جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**

اور ایک جماعت ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کا جوش نفسانی نہیں ہوتا ہے اسکے تو انتقام کے ساتھ بھی رحمانیت کا جوش ہوتا ہے۔ پس جب وہ افواج کے ساتھ آتا ہے تو اس سے صاف پایا جاتا ہے کہ مقابل میں بھی فوجیں ہیں جب تک مقابل کیطرف سے جوش انتقام کی حد نہ ہو جاوے خدا تعالیٰ کی انتقامی قوت جوش میں نہیں آتی۔"

اس کے بعد مقدمہ کے متعلق کچھ اور باتیں ہوتی رہیں لیکن بیچ میں کچھ نصیحتیں اور تقوی کی ترغیب اور اس کے خلاف کی ترہیب بھی ہوتی رہتی تھیں۔ شام کو حضرت اقدس سیر کو تشریف لے گئے اور وہ رات اسی طرح مقدمہ کے متعلق بعض امور دریافت طلب اور بحث طلب میں مع الخیر گذر گئی۔ رات کو خواجہ کمال الدین صاحب پلیڈر پشاور سے تشریف لے آئے

۱۶ر جولائے سنہ ۱۹۰۱ء

آج دس بجے کے بعد حضرت اقدس کو شہادت میں پیش ہونا تھا۔ فجر کی نماز کے بعد کچھ دن چڑھے پھر احباب کا مجمع ہو گیا اور مقدمہ ہی کے متعلق ذکر شروع ہوا۔ کوئی آٹھ اور نو بجے کے درمیان حضرت مسیح موعود کی خدمت میں ہمارے عزیز بھائی ڈاکٹر فیض قادر صاحب وٹرنری اسسٹنٹ کپورتھلہ کے بھائی منشی فیض رحمن صاحب ٹریژری کلارک گورداسپور کے مقدمہ کے لئے دعا کے واسطے عرض کی گئی + حضرت اقدس نے ان کو مخاطب کر کے فرمایا۔

"میرا مذہب تو یہ ہے کہ جسکو بلا سے بچنا ہو وہ پوشیدہ طور پر خدا سے صلح کرلے۔ اور اپنی ایسی تبدیلی کرلے کہ خود اسے محسوس ہو جاوے کہ میں وہ نہیں ہوں خدا تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِھِمْ۔ سچے مذہب کی جڑ خدا پر ایمان ہے اور خدا پر ایمان چاہتا ہے کہ سچی پرہیزگاری ہو خدا کا خوف ہو تقوی والے کو خدا تعالیٰ کبھی ضائع نہیں کرتا وہ آسمان سے اس کی مدد کرتا ہے فرشتے اس کی مدد کو اترتے ہیں اس سے بڑھکر کیا ہوگا کہ متقی سے معجزہ ظاہر ہو جاتا ہے اگر انسان خدا تعالیٰ کے ساتھ پوری صفائی کرے اور ان افعال اور اعمال کو چھوڑ دے جو اس کی ناراضمندی کا موجب ہیں تو وہ سمجھ لے کہ ہر ایک کام برکت سے طے پا جاویگا ہمارا ایمان تو آسمانی کارروائیوں ہی پر ہے یہ بھی بات ہے کہ اگر خدا تعالیٰ کسی کا ہو جائے تو سارا جہان اپنی مخالفت سے کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتا + جسکو خدا محفوظ رکھنا چاہے اسکو گزند پہونچانیوالا کون ہو سکتا ہے۔

پس خدا پر بھروسا کرنا ضروری ہے اور یہ بھروسہ ایسا ہونا چاہیئے کہ ہر ایک شے سے بکلی یاس ہو + اسباب ضروری ہیں مگر خلق اسباب بھی تو خدا تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہے وہ ہر ایک سبب کو پیدا کر سکتا ہے۔ اس لئے اسباب پر بھی بھروسہ نہ کرو۔ اور یہ بھروسہ یوں پیدا ہوتا ہے کہ نمازوں کی پابندی کرو۔ اور نمازوں میں دعاؤں کا التزام رکھو ہر ایک قسم کی لغزش سے بچنا چاہیئے اور ایک نئی زندگی کی بنیاد ڈالنی چاہیئے یہ یاد رکھو عزیز بھی ایسے دوست نہیں ہوتے جیسے خدا عزیز ہوتا ہے وہ راضی ہو تو کل جہان راضی ہو جاتا ہے اگر وہ کسی پر رضامندی ظاہر کرے تو الٹے اسباب کو سیدھا کر دیتا ہے مضر کو مفید بنا دیتا ہے یہی تو اس کی خدائی ہے۔

ہاں یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ جس کے لئے دعا کی جاتی ہے انکو ضروری ہے کہ خود اپنی صلاحیت میں مشغول رہے اگر وہ کسی اور پہلو سے خدا کو ناراض کر دیتا ہے تو وہ دعا کے اثر کو روکنے والا ٹھہرتا ہے + مسنون طریق پر اسباب سے مدد لینا گناہ نہیں ہے مگر مقدم خدا کو رکھے اور ایسے اسباب اختیار نہ کرے جو خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب ہوں۔

میں بھی انشاء اللہ تعالیٰ دعا کرونگا تم خود اپنی صلاحیت میں مشغول ہو اور خدا تعالیٰ سے صلح کرو۔ کہ وہی کارساز ہے"

باقی آئندہ

مسلمانوں کا خدا اور اسکے حضور میں دُعا

یہ ایک چھوٹا سا عجیب وغریب رسالہ ہے جس میں قرآن کریم کی اکثر دعاؤں کا ذکر ہے اور اللہ تعالیٰ کی صفات پر دلچسپ بحث ہے ہر ایک مسلمان کے پڑھنے کے قابل ہے قیمت صرف ۲ر علاوہ محصولڈاک۔ دفتر اخبار الحکم یا حکیم فضل الدین صاحب مہتمم کتب خانہ حضرت اقدس سے طلب کرو

اطلاع ضروری

۱۔ میں دیوار والے مقدمہ کی تاریخ پر روئداد لکھنے کے لئے حضرت اقدس کی ہمراہ گورداسپور گیا تھا اس لئے ۱۷ر جولائے کا الحکم ۲۰ر کو اشاعت پذیر ہوتا ہے۔ کیا یہ عذر قابل تسلیم نہیں؟ خصوصاً ایسی حالت میں کہ یہ دوروزہ تعویق ناظرین کی سامنے ایک بیش قیمت مضمون لیکر آئی ہے

ایڈیٹر

---

(۲)

میگزین کے متعلق اکثر ناظرین ایڈیٹر الحکم سے خط وکتابت کرتے ہیں اس لئے عام اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے کہ میگزین کے متعلق خط وکتابت مولوی محمد علی صاحب ایم اے کے نام ہونی چاہیئے اور حصص کا روپیہ شیخ رحمت اللہ صاحب بمبئی ہوس انار کلی لاہور کے پتہ سے۔

ایڈیٹر

اسلامی خبریں

یورپ کی اس ہفتہ کی ڈاک میں ایک وحشت ناک خبر مراکو کی نسبت آئی ہے کہ برٹش اعظم - جرمنی - اٹالیہ اور روسیہ نے فرانس کو اجازت دیدی ہے کہ وہ مراکو کو اپنی سرپرستی میں لے اور ان چاروں نے متفق اللفظ یہ وعدہ کیا ہے کہ ہم تیرے معاملہ میں دست اندازی نہیں کرینگے - ہاں اسپین اس معاملہ میں مخالفت کر رہا ہے مگر اسکی مخالفت کا فرانس پر شاید کوئی اثر نہ پڑے -

ادھر یہ بھی سنا جاتا ہے کہ سلطان مراکو فرانس کی سرپرستی میں آنا قبول کرتے ہیں - مگر ہمیں ایسی خبروں پر اعتماد نہیں ہے کیونکہ ابھی چند مہینے ہوئے ریوٹر کی تار برقی سے معلوم ہوا تھا کہ گورنمنٹ مراکو نے دول یورپ کو لکھا تھا کہ فرانس میرے ملک پر بڑھا چلا آتا ہے مجھے اس کے تشدد سے نجات دی جائے کیا تو یہ مخالفت تھی یا اب سلطان مراکو خود فرانس کی حلقہ بگوشی منظور کرتے ہیں کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔

عیسائی مشنیں ہندوستان میں

ایک راست گو عیسائی مسٹر جیکسن نے ۵ ماہ حال کے پانیر میں ایک خط شائع کرایا ہے جس کا خلاصہ دلچسپی سے خالی نہ ہوگا چنانچہ وہ لکھتا ہے مشنری (یعنی پادریوں کا کام) کام کا ہندوستان میں کیا نتیجہ ہوا - مشنری ایجنٹ بیشمار ہیں عروج خوب دھڑلے سے کیا جاتا ہے اور ساتھ ہی یہ بات بھی بڑے فائدہ کی ہے کہ گورنمنٹ عیسائی ہے جس سے انھیں برابر تائید ملتی رہتی ہے - سوال یہ ہے کہ ان تمام باتوں پر نتیجہ کیا ہے وہی ڈھاک کے تین پات سب سے پہلے یہ دیکھنا چاہیئے کہ کرسٹان کتنے ہوتے ہیں اور پھر ان نئے کرسٹانوں کی تعداد سے اخراجات کثیر کا مقابلہ کرنا چاہیئے گا - اب مارچ ۱۹۰۶ء تک چرچ مشنری سوسائٹی کے ہاں ۴۴۲۲۳ - ایجنٹ ۴۰۰ پادری اور تین ہزار اٹھارہ دیسی کام کر رہے ہیں ایک سال میں انگلستان سے جو روپیہ آیا اس کی تعداد ایک لاکھ تیرہ ہزار چھ سو اکتیس پونڈ ہے مشن کی رپورٹ میں سال کے بپتسمہ پانیوالوں کی تعداد ۳۲۴۸ لکھی ہے مگر اس تعداد میں ۵۹۰۸ بچے ہیں لیکن رپورٹ میں یہ نہیں بتایا گیا آیا یہ بچے موجودہ عیسائیوں کے ہیں یا کہاں سے آئے ہیں - کرسٹانوں کی بڑی تعداد کواروں کی ہے پھر بچے کیونکر پیدا ہوگئے - لامحالہ یہی ماننا پڑے گا کہ خبر نہیں پادریوں نے ان بے ماں باپ کے بچوں کو کیونکر بہم پہونچایا اور کس آزادی سے ان نا سمجھوں کو بپتسمہ دیدیا ان بچوں کے حاصل کرنے میں طرح طرح کے شبہے پیدا ہوتے ہیں - ان بچوں کے معاملہ کو بالائے طاق رکھ کے جب ہم دیکھتے ہیں تو مشنری سوسائٹی نے اپنی سالانہ کارگذاری کا رپورٹ میں اسطرح اظہار کیا ہے کہ ۲۴۴۵ بالغ اس نے سال بھر میں نئے عیسائی بنائے لیکن رپورٹ میں یہ نہیں دکھایا کہ کتنے لوگ عیسائی مذہب کے دائرہ سے نکل گئے - حساب سے معلوم ہوا کہ ۷۰۵ عیسائی نکل گئے فی کس جو نیا عیسائی ہوا اس پر ساٹھ پونڈ کا خرچہ بیٹھا اصل میں دیکھا جائے تو ان مشنوں کا کچھ بھی اثر ہندوستانیوں پر نہیں ہوا۔

متفرقات

بیروت سے خبر آئی ہے کہ یہاں ایک انگریز اسٹیمر جس میں ۱۰۰۰ ٹن مال لدا ہوا ہے آگیا ہے - اسمیں حجازی ریلوے کی تیاری کے بہت سے آلے اور سامان لائے گئے ہیں -

دمشق سے خبر آئی ہے کہ گذشتہ مئی ۱۹۰۶ء تک ۲۰۰۰ میٹر ریل کی پٹری تیار ہوئی ہے - علاوہ اس کے جو پہلے تیار ہوچکی تھی اور آگے ۲۲۰ میٹر کے لئے ترکی جوانوں نے پتھر کے روڑے بچھائے ہیں -

مکہ میں عید الضحےٰ کے موقعہ پر جو جانور حلال کئے گئے اور ان کے چمڑے فروخت ہوئے - ان کا مجموعی روپیہ حجازی ریلوے میں دیدیا گیا - اس کی تعداد ترکی پونڈ کے حساب سے ایک ہزار ہے -

حاکم موصل نے سلطان المعظم کے حضور میں یہ بات پیش کی ہے کہ سلطنت عثمانیہ میں عربی گھوڑوں کی نسل روز بروز کم ہوتی جاتی ہے اس لئے غیر ممالک کو عربی نسل گھوڑوں کی آمدورفت بند کردی جائے -

کربلا کا طوفان

نامہ نگار حبل المتین لکھتا ہے کہ ۲۰ ذی الحجہ کو کربلا میں طوفان آیا جو پشتہا پشت سے کبھی دیکھا و سنا نہ تھا یکایک آسمان کا رنگ قرمزی ہوگیا اور پھر تاریک - ہاتھ کو ہاتھ نہ دکھائی دیتا تھا لوگوں نے ڈر کے مارے دوکانیں بند کردیں اور گھروں میں چراغ روشن ہوگئے آہ و زاری کی آوازیں چاروں طرف سے اٹھیں اور ہر جگہ ایک کہرام برپا ہوگیا بارے خدا خدا کر کے طوفان کم ہوا - اور لوگوں کی جان میں جان آئی - غلہ کی بہت سی کشتیاں پانی میں ڈوب گئیں - اور بکثرت درخت زمین سے اکھڑ کے جا پڑے - رسیدہ میوہ بلائے وے بگیر گذشت

دلچسپ واقعات

چینی سالارِ سپہ۔ افواج چین کا مشہور سالارِ سپہ مسمی اٹنگ فوسیانگ ان دنوں چینی دربار میں نہیں ہے سنا گیا ہے کہ تھوڑی سی فوج کے ساتھ سرحدی صوبہ کانسو میں ہے اس کی نسبت عام خیال تھا کہ فغفور چین کو بُرے شورے دیتا ہے اور شرائط مصالحت منظور کرنے سے روکتا ہے۔

کاشتکاران چائے پر آفت ٹراونکور کے دو یورپین کاشتکاران چائے اس جرم میں ہائی کورٹ کے زیر تجویز ہیں کہ انہوں نے ایک قلی کو سخت مارپیٹ کر ایک درخت کے ساتھ لٹکا دیا تھا اور صبح اس کی لاش اتار کر جلانے کے واسطے دو میلوں کے فاصلے پر بھیجدی مقتول کی عورت کے واویلا کرنے پر ملزم مع دو ملازموں کے گرفتار کئے گئے ایک ملزم دیوانہ وار حرکتیں کرتا ہے مقامی کاشتکاروں نے پندرہ ہزار روپیہ اپنے بچاؤ کے واسطے چندہ جمع کیا ہے۔

انتقال وظیفہ۔ امیر صاحب کابل کے جو چچا زاد برادر سردار محمد خان مقیم دمشق حال میں فوت ہوئے ہیں وہ نہر اُس کے وظیفہ خوار تھے جس پر ان کے خاندان کی پرورش موقوف تھی۔ لہٰذا چھتیس قرش ماہوار کا وظیفہ مذکور آئندہ سردار مرحوم کے خاندان کو منتقل کیا گیا ہے۔

دنیا میں متمول قوم گو امریکہ کو دنیا میں سب سے متمول شخص رکھنے کا فخر حاصل ہے مگر متمول قوم رکھنے کا اعزاز نصیب نہیں ہے اور نہ ہی یہ وقار انگلستان کو حاصل ہے یہ عزت صرف آسٹریلیا کے حصے آئی ہے گو آسٹریلیا ایک جزیرہ ہے مگر اسپر ہمیشہ براعظم کا اطلاق کیا جاتا ہے اس ملک کی سرزمین آبادی اور صنعت اور حرفت کو فروغ دینے کیواسطے نہایت موزون ہے اِس کی قدرتی شادابی صرف ایک پیداوار پر موقوف نہیں ہے بلکہ ہر ایک ضرورت کو رفع کرنے کے واسطے کسی چیز کی کمی نہیں ہے ہر قسم کی سہولتیں نصیب ہوتی ہیں اس لئے وہان ہر قسم کے کارخانے بلا تکلف کھولے جا رہے ہیں۔ جن کے واسطے کافی وافی سامان مطلوبہ میسر آ رہے ہیں پچھلے سال آسٹریلیا کی نو آبادیوں کی مجموعی آمدنی گیارہ کروڑ پونڈ تھی۔ جنمیں سے تین کروڑ پونڈ محض چراگاہوں سے دو کروڑ اسی لاکھ پونڈ زرعی پیداوار سے دو کروڑ پونڈ معدنی پیداوار سے اور باقی تین کروڑ بیس لاکھ پونڈ کارخانجات صنعت وحرفت کی آمدنی سے وصول ہوئے سال ۱۸۹۹ء میں بیس لاکھ بھیڑوں کی اون کے فروخت کرنے سے دو کروڑ پونڈ پیدا ہوئے تھے گذشتہ اڑتالیس سالوں کے عرصہ میں آسٹریلیا کی معدنوں سے تین کروڑ ساٹھ لاکھ پونڈ کا سونا برآمد ہوا تھا اگر وہان ایک ضلع میں الماس نکلتے ہیں۔ تو دوسرے میں یاقوت برآمد ہوتے ہیں۔ اور نیو ساؤتھ ویلز میں [illegible] کی ایک کان بھی موجود ہے کوئینز لینڈ میں ایک قسم کا دودھیا قیمتی پتھر بھی برآمد ہوتا ہے شمال ومغربی ساحل میں موتیوں کی کوئی کمی نہیں آسٹریلیا ایک صدی سے انگریزون کے قبضہ میں ہے مگر تمام ممالک کی آنکھوں میں خار رشک کھٹک رہا ہے

نئی آبنائے۔ انجنیروں نے روسی وزیر مال کی خدمت میں بحیرہ اسود اور بحیرہ کیسپین کو بذریعہ نہر آپس میں ملانے کے متعلق نقشے پیش کئے ہیں اس نہر کی لمبائی ساڑھے پانچسو ورسٹ ہوگی جس کی لاگت کا تخمینہ تین کروڑ روبل کیا گیا ہے ایک ورسٹ پینتیس سو فیٹ کے مساوی ہوتا ہے۔

سرحدی صوبہ ہمعصر پایونیر کو معلوم ہوا ہے کہ سرحدی صوبہ کا جو نیا شمالی ومغربی صوبہ ہوگا اس کی جنوبی حد مقام دیرہ دوا قرار دیگئی ہے جو ڈیرہ اسمعیل خان اور ڈیرہ غازیخان کے عین وسط میں ہے۔ بلوچ قوم کے باشندے عین دیرہ دوا کے نیچے رہتے ہیں گورنمنٹ کو اس جدید انتظام سے صرف پٹھان قوموں کے ساتھ برتاؤ کرنا مد نظر ہے۔

پولیس نواکھیلی۔ اس پولیس کی کارروائیوں کی تحقیقات کے واسطے جو کمیشن قایم ہوا تھا وہ اپنی کارروائی ختم کرچکا ہے مگر معلوم نہیں کہ کارروائی مذکورہ شائع کیجائیگی یا نہیں۔

قحط کمیٹی۔ ولایت میں ہندوستان کے متواتر قحطوں کی وجہ دریافت کرنے کے لئے عالی وقار اور تجربہ کار صاحبوں کی ایک کمیٹی قائم ہوئی ہے جسمیں لارڈ رپن سابق وائسرائے ہند سر اکلینڈ کالون۔ اور سر ولیم میور سابق لفٹننٹ گورنران ممالک مغربی وشمالی سر ولیم ویڈربرن سابق چیف سکرٹری گورنمنٹ بمبئی لارڈ ہوب ہوس [illegible] مسٹر کین ممبر پارلیمنٹ مسٹر تھاربرن سابق فنانشل کمشنر پنجاب مسٹر لیونارڈ کورٹنی۔ سر ایم بھونگری ممبر پارلیمنٹ مسٹر رومیش چندر دت اور مسٹر دادا بھائی نوروجی وغیرہ وغیرہ شامل ہیں یہہ کمیٹی گورنمنٹ ہند پر اعتراض نہیں کریگی۔ بلکہ اس کو مدد دیگی۔

نمایش گلاسگو۔ اس نمایش میں خاص دلچسپی پیدا کرنے کے لئے ہندوستانی معاملات پر لکچر دینے کا انتظام کیا گیا ہے جس کے واسطے بابو رومیش چندر صاحب دت منتخب کئے گئے ہیں۔ اور گلاسگو یونیورسٹی کے پروفیسر مسٹر ریز ڈیوس جو ہندوستان کے بڑے خیرخواہوں میں سے ہیں اس کام میں ان کا ہاتھ بٹائینگے ان لکچروں کے سلسلہ کا آغاز سر جان جارڈین کی تقریر سے کیا جائیگا۔ حسب ذیل مضامین منتخب کئے گئے ہیں۔ ہندوستان اور اس کی آبادی برٹش مقبوضات اور دیسی ریاستیں جوڈیشل انتظام حکومت پریس ....

مکتوب حضرت امام آخرالزمان علیہ السلام

سید مظہر حسین الہ آبادی سے خط و کتابت

نقل عرضی سید مظہر حسین صاحب الہ آبادی

جناب مولوی صاحب مجمع کمالات ظاہری و باطنی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ جواب کارڈ سے آج سرفرازی حاصل ہوئی کچھ رنج اور کچھ خوشی ہوئی خوشی تو اس لئے کہ آپ کی خیریت سے مطلع ہوا اور رنج اس لئے کہ میرے پہلے عریضہ کے گم ہو جانے سے جو باصواب نہ پہونچا جو مشیت ایزدی میں کسیکو کچھ دخل نہیں کچھ اس میں بہتری ہوگی۔ پھر اپنا حال لکھتا ہوں اور جواب کے واسطے لفافہ بھی رکھتا ہوں خدا کرے پہونچے اور آپ جواب باصواب سے مطلع فرمادیں تاکہ مجھے اپنا پتہ ملے۔ حضرت میری حالت ہے کہ لا الہ الا اللہ کے شغل سے انا محبوب حق کی صدا دل گم گشتہ سے سنتا ہوں اور ہمہ اوست کا جلوہ آنکھوں سے دیکھتا ہوں کثرت میں وحدت اور وحدت میں کثرت معلوم ہوتی ہے متکلمین لائے نفی جنس کی خبر موجود محذوف کرتے ہیں اور الہ کو بمعنی معبود برحق کے کہتے ہیں یہ معنے مجھے تاویلی معلوم ہوتے ہیں صوفیا لائے نفی کی خبر غیر اللہ محذوف کرتے ہیں اور الہ بمعنی مطلق معبود کے کہتے ہیں یہ معنی ہمہ اوست کو ثابت کرتے ہیں اور مطابق قرآن اور حدیث معلوم ہوتے ہیں۔ ھو الاول والآخر والظاہر والباطن سے بھی ہمہ اوست کی تصدیق ہوتی ہے اور آیت اجعل الالہۃ الٰھا واحدا ان ھذا لشیء عجاب بھی اسکو ثابت کرتی ہے پنجگانہ نماز میں ہم لا الہ غیرک کہتے ہیں اور ایاک نعبد و ایاک نستعین پڑھتے ہیں یہ سب آیتیں اور حدیثیں صاف صاف کہتی ہیں کہ مجبوروں پر احکام تکلیفی صادر ہوتے ہیں غایت درجہ یہ ہے کہ مومنین بجاآوری احکام پر مجبور ہیں اور کفار و مشرکین عدم تعمیل احکام پر مجبور کئے گئے ہیں کسیکو ذرا بھی اختیار نہیں۔ وما من دابۃ الا ھو اٰخذ بناصیتہا بھی اسی کا شاہد ہے جب میں بیخودی کے عالم میں ان مطالب و دلائل کو مسلمانوں سے بیان کرتا ہوں اور کہتا ہوں کہ قرآن اور حدیث پر عقیدہ رکھکر عمل کرو تو اللہ پاک مقبول کرے گا اور سینہ کھول دے گا متکلمین کی الجھنیں ہیں اور تاویلیں ہیں ان سے کوئی سچا مومن نہیں ہو سکتا تو مجھے کافر و مجنون و زندیق کہتے ہیں میں خدا کا شکر کرتا ہوں اور ان مسلمانوں پر سخت افسوس کرتا ہوں جب میں بھی مثل ان کے اندھا تھا تو مجھے سچا مسلمان جانتے تھے۔ جب اللہ پاک نے روشنی دی تو مجھے زندیق کہتے ہیں بہرحال میں خوش ہوں اللہ پاک مجھسے راضی ہے خدا جانے یہ آپ کی دعا کا اثر ہے یا پیر و مرشد برحق کی توجہ کا باعث جو کچھ ہے یہ حالت ہے جو عرض کی اس مرتبہ حضرت مرشد برحق نے بعد سننے حال کے حصن حصین پڑھنے اور عمل کرنے کی بھی اجازت فرمادی ہے فقیر پابند ہے آپ کی زیارت کا اشتیاق بھی ترقی پر ہے دیکھئے یہ دولت کب نصیب ہو۔ دعا کیجئے کہ جلدی اس دولت کے حصول کے اسباب مہیا ہو جاویں جواب سے جلدی سرفراز فرماویں کہ یہ حالت اچھی ہے یا بری۔ ۱۱ر اگست ۱۹۰۰ء

جواب

مکرمی اخویم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ نے جو کچھ خط میں لکھا ہے اگر خدا تعالیٰ نے آپ کو اس کا علم قطعی اور یقینی بخشا ہے جس میں شک اور شبہ کو راہ نہیں تو یہ حالت آپ کے لئے اچھی ہے اور اگر ایسا نہیں تو پھر دعویٰ بیدلیل سے بچنا چاہیئے۔ لا تقف ما لیس لک بہ علم ان السمع والبصر والفؤاد کل اولئک کان عنہ مسئولا۔ قرآن شریف کی بعض عبارات ذوالوجوہ (ذوالمعارف) ہیں اور بعض آیات بینات سریع الفہم اور متبادر الفہم۔ آیات جو بینات میں داخل ہیں وہی اہل ہیں جو جابجا خالق اور مخلوق کا فرق کرتی ہیں یہانتک کہ قرآن سے ثابت ہے کہ یہ ابدی فرق ہے یہ تو سچ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے وجود کے ساتھ تمام وجود ایسے ہی ہیں کہ گویا کچھ بھی نہیں اور ہر ایک جگہ وہی طاقت عظمیٰ کر رہی ہے مگر جو بظاہر اجسام اور ارواح نظر آرہے ہیں ان کو ہیچ اور کالعدم کہو تو کہو مگر ان کو خدا تو نہیں کہہ سکتے یہ سب ہیچ اور کالعدم ہیں اور خدا عزوجل ہیچ اور کالعدم نہیں۔ والسلام علی من اتبع الہدیٰ۔ ۱۲ر اگست ۱۹۰۰ء

سید مظہر حسین صاحب الہ آبادی

جناب مولوی صاحب مخدوم و مکرم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ سرفراز نامہ شرف صدور لایا کاشف مندرجہ مضمون ہوا۔ دفعۃً دیکھنے سے مجھے ایسا معلوم ہوا

کہ آپ مقلد متکلمین ہیں لیکن بعد غور
کامل کے ایسا دریافت ہوا کہ اگر آپ
مقلد متکلمین ہوتے تو میری حالت
کو اچھا نہ کہتے اور صاف صاف زندیق
و ملحد فرما دیتے شاید آپ نے میرا
امتحان لیا ہے جو خالق مخلوق کے
فرق کی دلیل فرمائی ہے۔ فقیر ان وجودیوں کو
گمراہ جانتا ہے جو خالق مخلوق میں
فرق نہیں کرتے۔ میرے نزدیک
بلکہ محققین کے نزدیک وجود کے
مراتب ہیں اور ہر مرتبہ کے احکام
جداگانہ ہیں۔ ہر مرتبہ از وجود حکمے
دارد۔ گر فرق مراتب نہ کنی زندیقی۔
اللہ پاک نے اپنے کلام پاک میں
انسان تین قسم کے فرمائے ہیں۔
فمنہم ظالم لنفسہ ومنہم
مقتصد ومنہم سابق بالخیرات
میں ان وجودیوں کا معتقد ہوں جو
سابق بالخیرات کے زمرہ میں ہیں
وہ کبھی مقام نہیں کرتے اور رات
دن ان کے دل سے رب زدنی
علما کی صدا بلند ہوتی ہے۔
اولیاءی تحت قبائی
لا یعرفہم غیری۔ انکی شان
میں آیا ہے جو لوگ وحدۃ الوجود
ہمہ اوست کے قائل ہیں۔ جہانتک
میری تحقیق ہے وہ یہ کہتے ہیں کہ خالق
مخلوق میں تغائر اعتباری ہے نفس
الامر میں ایک چیز ہے ایک اعتبار
سے اسی چیز کو خالق کہتے ہیں دوسر
اعتبار سے مخلوق لیکن یہ بات
عقل کے سمجھنے سے پاک ہے عقل
اسکو ہرگز دریافت نہیں کر سکتی
عشق کی حالت میں انسان اس کو
سمجھ جاتا ہے۔ یعنی جب انسان
انانیت کو دور کرے اور فنا کا مقام
حاصل کرے اس وقت اس کو
کامل یقین ہو جاتا ہے کہ ہمہ اوست
ٹھیک ہے۔ ان کا قول ہے الحق
محسوس والخلق معقول اور یہ مرتبہ
کامل یقین کا ہرگز اس شخص کو نہیں
حاصل ہوتا جو اتباع سنت میں ناقص

البتہ یہ بات ہر شخص کو عقل سلیم سے
دریافت ہو جاتی ہے جو قرآن
وحدیث کے مطالب پر غور کرے
کہ اللہ پاک نے ہمہ اوست کے
اعتقاد کو سب احکام پر مقدم رکھا
ہے چاہے سمجھ میں نہ آوے اسکو
ایمان بالغیب کہتے ہیں اور اس
اعتقاد کے صحیح ہونے پر جابجا
قرآن میں اور حدیثوں میں دلائل فرمائے
ہیں منجملہ ان آیات کے جن سے
ہمہ اوست ثابت ہے لا الہ
الا اللہ ہے جس کی صحت کی
دلیل لو کان فیہما الہۃ الا
اللہ لفسدتا ہے اب اس کا
ثبوت چاہیئے کہ لا الہ الا اللہ
سے ہمہ اوست کیسے ثابت ہے
سو اس کے بہت دلائل ہیں منجملہ
ان دلیلوں کے ایک دلیل یہ ہے
کہ ایک بزرگ نے اپنے رسالہ میں
لکھا ہے کہ صاحب کشاف نے شان
نزول آیت اجعل الالہۃ
الہا واحدا کی یہ لکھی ہے کہ جب
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے
نبی و رسول ہونے کا اعلان کیا اور
چند لوگ مثل ابوبکر صدیق و حمزہ
و علی و عمر وغیرہم رضی اللہ عنہم
اجمعین ایمان لائے اور آنحضرت
نے بتوں کو ناپاک فرمایا تو کفار
قریش نے مسلمانوں کو تکلیف
دینا شروع کیا ایک روز صنادید
قریش ابو طالب کے پاس آئے
اور کہا تم سردار ہو اپنے برادر زادہ
محمد کو سمجھا دو (صلی اللہ علیہ وسلم)
کہ ہمارے معبودوں کو برا نہ کہے
ہم ان کو اور ان کے ساتھیوں کو
تکلیف دیں گے۔ ابو طالب نے
آنحضرت کو طلب کیا اور کہا یہ تمہاری
قوم تم سے کچھ درخواست کرتی ہے
امید ہے کہ تم قبول کرو گے آنحضرت
قوم کیطرف متوجہ ہوئے کہ تم مجھ سے
کیا چاہتے ہو انھوں نے کہا آپ نے
فرمایا کہ تم میرا ایک کلمہ مان لو تو

میں بھی تمہاری بات مان لوں گا انھوں
نے کہا ہم مان لیں گے آپ نے
فرمایا قولوا لا الہ الا اللہ
پس وہ لوگ آنحضرت کے پاس
متحیر اور متعجب ہو کر اٹھ کھڑے
ہوئے اور کہنے لگے اجعل
الالہۃ الہا واحدا ان
ھذا لشیء عجاب پس یہ بات
سب پر روشن ہے کہ رسول عربی
ہیں اور وہ لوگ بھی اہل عرب
آنحضرت کی برادری تھی وہ انکی
کلام کا مطلب سمجھتے تھے پس جب
لا الہ الا اللہ کے نہ ماننے کی
وجہ انہوں نے یہہ کیا اللہ کثیرہ کا الہ
واحد گردانتا تعجب کی بات ہے
تو اس سے صاف ظاہر ہے کہ
لا الہ الا اللہ کے معنے یہی ہیں
یعنے کئی معبودوں کو ایک گردانتا
اور ظاہر ہے کہ تعجب اسی چیز پر
ہوتا ہے کہ جس کا بھید مخفی ہو اور
عقل میں نہ آوے اور جعل سے
جعل فعلی مراد نہیں ہو سکتی جعل عقلی
مراد ہے اور یہی معنے ہمہ اوست
کے ہیں۔ کہ جو چیزیں بچشم ظاہر کثیر معلوم
ہوتی ہیں وہ بچشم باطن ایک مانی جاویں
اور دیکھی جاویں یہہ معنے جب ہی
صحیح ہو سکتے ہیں کہ اللہ بمعنے مطلق
معبود کے جیسا کہ لغت سے ثابت
ہے اور قرآن کی جابجا آیتوں سے
ثابت ہے کہا جاوے اور مانا جاوے
اور خبر لا کی غیر اللہ محذوف کیجاوے
پس معنے یہہ ہوں گے کہ نہیں ہے
کوئی معبود باطل یا مستحق العبادت
غیر اللہ کے مگر اللہ ہی ہے پس جب
کوئی غیر اللہ نہیں ہے تو عین اللہ
ہے ورنہ ارتفاع نقیضین محال آوے
گا اور معبودان کفار ممکنات ہیں
جب وہ غیر اللہ نہ ہوئے تو جملہ ممکنات
غیر معبودان بھی غیر اللہ نہ ہوئے کیونکہ
ترجیح بلا مرجح ہے کہ بعض ممکنات
عین اللہ ہوں اور بعض غیر اللہ انتہی
تقریرہ پس علم یقینی اور قطعی سے

آپ کی یہہ مراد ہے کہ دلائل حقہ سے یقین ہو گیا ہو تو بیشک اللہ پاک نے مجھی یقین عنایت کیا ہی اور اگر یہہ مراد ہے کہ فنا کا مقام حاصل ہونے سے جو علم ہوتا ہے جس کو الہام کہتے ہیں تو یہہ مرتبہ ابھی تک نہیں حاصل ہوا اس کی طلب ہے اللہ پاک نے آپکو صاحب الہام کیا ہے جیسا کہ آپ اپنی کتاب میں اعلان دے چکے ہیں - اگر آپ کو الہام کے ذریعہ سے یہہ معلوم ہو جاوے کہ مجھ یہہ مرتبہ آپ کی حضور میں حاصل ہو سکتا ہے تو میرا سے خدا مجھے مطلب فرمائے - دیانند کو جو ایک کافر تھا آپ نے ضروری اخراجات دینے کا وعدہ لکھا تھا میں آپ سے کچھہ روپیہ پیسہ نہیں لینا چاہتا اور مسلمان ہوں وہ اپنی شقاوت ازلی کے سبب محروم رہا میں انشاء اللہ تعالے حاضر ہوں گا - جواب باصواب سے سرفراز فرمائے - ۱۵ / اگست ۹۸ء

جواب

مکرمی اخوی - السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ - عنایت نامہ پہونچا مجھکو بباعث شدت کم فرصتی زیادہ گفتگو کی فرصت نہیں - میں ہرگز سمجھہ نہیں سکتا کہ مخلوق باوجود اپنے ضعف و ناتوانی و جہل و نادانی و حیرت و سرگردانی اور ہر ایک قسم کے نقصان اور عیب کے کہ جو اس کی فطرت کو لگی ہوئی ہیں کیونکہ در اصل اپنی ماہیت میں عین خالق ہو سکتا ہے اگر انسان عین خالق ہوتا تو الوہیت کی تمام صفات بلاشبہ اس میں پائی جاتیں لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ انسان دنیا میں آکر بہت سے غم و ہم اٹھاتا ہے اور بہت کچھہ اپنے نفس کے لئے چاہتا ہے مگر ملتا نہیں بارہا اپنے مطالب سے ناکام اور نامراد رہتا ہے اگر اس کو خدائی میں کچھہ حصہ ہوتا تو یہہ عجز اور نامرادی کی حالتیں کیوں اس کو ملتیں آخر انسان کی مخلوقیت تو ایک یقینی امر ہے جس کے لوازم ہر وقت ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں اور جس کا خمیازہ ہر ایک شخص اٹھا رہا ہے مگر اس کے خالق ہونے کی علامات کہاں ہیں انسان کیسے کیسے لاعلاج مصیبتوں اور دردوں اور دکھوں میں پڑتا ہے اور فاقہ اور محتاجی میں کباب ہوتا اور جلتا ہے اور پھر ہر ایک قسم کی معصیت اور کبائر اور صغائر میں بھی مبتلا ہوتا ہی اب کیا کوئی عقل تجویز کر سکتی ہے کہ یہہ تمام نقصان خدا تعالے پر عائد ہو سکتے ہیں - لا تقف ما لیس لک بہ علم ان السمع والبصر والفواد کل اولٰئک کان عنہ مسؤلا

آپ کا یہہ قول کہ آیات قرآنیہ سے ہمکو یہہ یقین حاصل ہے نہایت تعجب کی جگہ ہے قرآن شریف میں متشابہات بھی ہیں اور بینات بھی اور بلاشبہ بینات قرآنی آپ کے اس مطلب کے مخالف ہیں اور اگر بفرض محال قرآن شریف میں بتصریح لکھا ہوتا کہ تم سب خدا ہو تب بھی اس کی کوئی تاویل کرنی پڑتی کیونکہ ہم بخوبی جانتے اور یقین رکھتے ہیں - کہ ہم نہایت عاجز اور ذلیل ہیں کسیطرح خدا نہیں بن سکتے اور ہمارے اس یقین کو تاویلات رکیکہ اٹھا نہیں سکتیں - لوہے کو لوہا توڑ سکتا ہے نہ خس و خاشاک جنہوں نے خدائی کا دعوے کیا وہ آخر نہایت ذلیل ہو کر مرے ہیں غرض خدا بننے کے لئے اپنی خدائی کا کچھہ ثبوت بھی تو دینا چاہیے ورنہ دعوے بلا دلیل صرف ایک معصیت ہے جس سے پرہیز کرنا چاہیے -

والسلام علے من اتبع الہدےٰ

۲۳ / اگست ۹۸ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

برادرم - میرزا خدا بخش صاحب السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہٗ - میں نے آپکی کتاب عسل مصفی پوری پڑھی ہی حق تو یہ تھا کہ میں اسپر ریویو کرتا اور ان خصوصیات پر مفصل اور واضح گفتگو کرتا جو آپکی کتاب سے خاص ہیں مگر اسوقت بعض ایسے موانع در پیش ہیں کہ میں اس بہاری فرض کو ادا نہیں کر سکتا ہیں نے آپکی کتاب کو اول نظر میں سنگ ماتھے سے لگایا اور غیر ملتفت دل سے دیکھا مگر میں صاف اقرار کرتا ہوں کہ اس کتاب نے بڑی قوت اور پورے رعب سے تبدیل و تکریم مجھسے حاصل کی کیونکہ میرا خیال غلط نکلا جو میرے دل میں تھا کہ ایک معمولی مجموعہ ہوگا جسکی ہمارے سلسلہ کو چنداں ضرورت نہ ہوگی میں سچے دل اور بصیرت سے کہتا ہوں کہ آپ نے میرے خیال اور گمان سے بہت ہی بڑھ کر کام کیا ہے آپنے اس کتاب سے اس شدید ضرورت کو پورا کیا ہے جسکو مختلف شہروں میں ہمارے بھائی محسوس کرتے تھے - آپنے ہر ایک احمدی کے ہاتھہ میں گو وہ امی ہی ہو ایسا سامان دیدیا ہے کہ کبھی کسی مجلس میں خیطان اسپر غالب نہیں آسکیگا - حضرت کے نام مختلف شہروں سے ہمارے غریب امی دوستوں کے پے در پے خط آتے تھے کہ فلاں اعتراض جو مخالف کرتے ہیں - اسکا کیا جواب دیا جائے ایسے خطوط اس کثرت سے آتے تھے کہ جواب لکھنا دشوار ہو جاتا اور حقیقت ہر فرد کو وہی باتیں اور مفصل باتیں تحریر کرلی جو کتابوں میں بارہا لکھی جا چکی ہیں بڑا مشکل امر ہو جاتا آپنے اس مشکل کو رفع کردیا آپنے ایسا کافی مجموعہ تیار کردیا ہے کہ اس سلسلہ عالیہ کی نسبت ہر قسم کے اعتراض کا جواب اس سے مل سکتا ہے جزاک اللہ عنی و عن الاسلام خیر الجزا جسقدر محنت آپنے اس کتاب کی تالیف میں کی ہے خدا ہی اسکی جزا ہو گئی سو کتابوں کا پڑھنا اور ان کے حوالے دینا - اور سندوں اور شاہدوں طالب طبیعتوں کو سیر کر دینا یہ آپ ہی کا حصہ ہی ایک خصوصیت جس نے میرے دل کو زیادہ اپنی طرف مائل کیا اس کتاب میں یہ ہے کہ اس میں معقول اور منقول دونوں پیرایوں کو حسن طور پر اختیار کیا گیا ہے ایک ہی وقت میں جیسے ایک مولوی اور صوفی اور کوئی اور منقولی مشرب گوئینہ

قوت سی بھر جائیگا کہ اب معترض و نکتہ چین کا کیا خوف ہی بیسیوں کے پاس یہ کافی سامان موجود ہے خدا تعالی اسے قبول کرے اور اس نور اور حق کی اشاعت کا بکامل ذریعہ اسکو بنائے جسکی تائید کیلئے یہ لکھی گئی ہی یہ ایکدفعہ میرا جی چاہتا ہی کہ میں آپکو مبارکباد دوں کہ آپکے ہاتھہ سے خدا تعالی نے بڑا مفید کام لیا ہے آپنے احمدی جماعت پر بڑا احسان کیا ہی خدا تعالی آپکے ساتھہ احسان کرے - عاجز عبد الکریم از قادیان ۱۵ / جولائے

کتاب ایک عمدہ رفیق ہے

اگر آپ کتاب کے فواید سے واقف ہیں تو پھر مندرجہ ذیل کتابیں دفتر الحکم قادیان سے ضرور خرید کر پڑہو۔

سیرۃ مسیح موعود - اس کتاب کے مضمون کے لئے تو اتنا ہی کہدینا کافی ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود کی سیرۃ ہے اور اس میں ضرور بحث کی گئی ہے آخر میں دکھایا ہے کہ حضرت مسیح موعود نے اگر کیا تجدید کی؟ در باقی خوبیوں کے لئے اتنا کہدینا ہی بس ہے کہ یہ حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کی تصنیف ہے ۔ قیمت ۸/

رپورٹ جلسہ ۱۸۹۷ء جس میں حضرت اقدس مسیح موعود کی تین تقریریں حضرت مولوی نور الدین صاحب سلمہ ربہ اور مولانا مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کی تقریروں کے علاوہ درج ہیں۔ قرآن کریم کے حقایق ومعارف کے سننے اور پڑہنے کا جسے شوق ہے اسکو ہی پڑہ دیکھے قیمت عمر/

الانذار جلسہ طاعون کی روئیداد حضرت اقدس کی تقریر اور حضرت مولوی نور الدین صاحب کی تقریر کے علاوہ ایک عجیب نظم میر حامد شاہ صاحب سیالکوٹی کی درج ہے اور طاعون کے متعلق کل کارروائی حضرت اقدس کا مجموعہ ہے قیمت صرف ۳/

حضرت اقدس کی ایک تقریر اور مسئلہ وحدت وجود پر خط | نماز - قضا کی حقیقت اور مسئلہ وحدت وجود کی اصلیت بتلائی گئی ہے - قیمت ۲/

حضرت اقدس کی پرانی تحریریں | تناسخ - مقابلہ وید و قرآن - اور الہام کی حقیقت پر زبردست مضامین قیمت ۲/

سراج الدین عیسائی کے چار سوالون کا جواب | اسلام کی عظمت کا اظہار اور عیسائی دین کی قلعی کو کھولکر دکھایا ہے قیمت ۲/

الدلیل المحکم علی وفات المسیح ابن مریم | مضمون نامہ سوالجواب کے طور پر حضرت اقدس کے دعاوی اور دلایل کو بیان کرکے مخالفون کے اعتراضوں

کا رفع کیا ہے - قیمت ۱/

جنگ مقدس یکسر صلیب کی ابتدا اسی مباحثہ سے ہوئی جو مقام امرتسر حضرت اقدس مسیح موعود اور عبداللہ آتھم عیسائی کے درمیان ہوا - قیمت ۸/

یکار حق - ایک پنجابی رسالہ جس میں حضرت اقدس کے دعاوی اور دلایل کو بیان کیا ہے قیمت ۱/

کتاب اللہ کی حقیقت ۔ اناجیل اربعہ کی حقیقت کو کھولا ہے قیمت ۲/

تعلیم جمعہ لڑکوں کے پڑہنے کیلئے ایک سلسلہ قیمت ۱/

اصلاح النظر حضرت آدم علیہ السلام کے قصہ پر ایک آریہ کے اعتراضوں کے لطیف جواب قیمت ۲/

شمس بازغہ - پیر گولڑوی کی علمیت کی پردہ در کتاب عصر/

اس کے علاوہ مندرجہ ذیل اخلاقی وعلمی کتابیں بھی دفتر الحکم میں موجود ہیں -

رفیق نوجوانان ناصح حصہ دوم ۲/

سوانح عمری امام ربانی مجدد الف ثانی ۳/

الطائف رحمانی ترجمہ اردو مکتوبات امام ربانی ۸/

گلدستہ فلاح گلدستہ تمیز (علم معاشرت) ۳/

مجموعہ تعزیرات ہند ۱۸۶۰ء تک کی ترمیمات و اصطلاحات کے ساتھ عصر/

العمر (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق ایک شیعہ کے معاصن کا جواب) ۲/

الملوک (جلد چہارم تاریخ الہند) عصر/

الہنود (حصہ سوم التثلیث) عصر/

التثلیث عصر/ ۳/ المجوس عصر/

شالامار باغ لاہور کے تاریخی حالات ۲/

درخواستین دفتر اخبار الحکم قادیان کے نام ہون

تفسیر القرآن

پہلا پارہ

> بگذار ورد مثنوی و شغل غزل و شعر
> این خود چہ چیز ہست اگر قدر آن نماند

اگر آپ نے اس راز کو سمجھ لیا ہے کہ مسلمانون کے ادبار اور زوال کا اصلی باعث اور حقیقی راز قرآن کریم کا علمی و عملی ترک ہے؟ اگر آپ نے مسلمانون کے اس نقصان کبھی غور کی ہے جو فیج اعوج زمانہ کی تفسیرون نے انکو پہونچایا ہے؟ پہر اگر آپ کو قرآن کریم سے محبت ہے اور عشق ہے؟ اگر آپ قرآن کریم کے حقایق اور معارف کے خواہشمند ہین تو آپ تفسیر القرآن کا پہلا پارہ ضرور منگوا کر خود پڑہین اپنے دوستونکو پڑہنے کی سفارش کرین اور ایندہ وقتاً فوقتاً جب اس سلسلہ کے پارہ شایع ہوتے رہین - اسکو پڑہیں آپ اس تفسیر القرآن کو رکیک بیانات اور دور از فکر تاویلات اور خیالی قصون اور غرضی فسانون سے انشاء اللہ پاک پائینگے اسمیں آپ قرآن کریم کے مستقل مسلسل حقایق کو دیکھینگے

قیمت صرف عصر فی پارہ علاوہ محصول ڈاک

درخواستین شیخ یعقوب علی تراب ایڈیٹر اخبار الحکم قادیان دارالامان -

مصدقہ جناب اسٹنٹ کیمیکل ایگزیمنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزی میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کے ولایت یونیورسٹی کے سند یافتہ ڈاکٹروں نے بعد از تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے۔ کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے۔ ضعف۔ بصارت۔ تاریکی چشم دھند جالا پھوال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل سرخی ابتدائی موتیابند ناخنہ پانی جانا خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کو استعمال کرتے ہیں۔ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھتی ہے۔ اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی۔ بچے سے کر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی گئی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فایدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ ۲ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ ہے خالص ممیرا فی ماشہ عہ مصری سرمہ فی تولہ ۳ر محصول ڈاک ذمہ خریدار درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں نقلی وجعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہیے ترکیب استعمال) سرمہ بغرض حفاظت وتقویت بینائی صرف ایک دفعہ دن میں استعمال کرنا چاہیے کھانے پینے میں کسی قسم کا پرہیز نہیں برائے دفعہ امراض چشم دن میں دو دفعہ استعمال کرنا چاہیے ہر ایک قسم کی نشہ دینے والی اشیاء اور گرم مصالحہ جات اور اشیاء ترش سے پرہیز لازمی ہے جہانتک ہو سکے دوائی مذکور کو ہوا سے محفوظ رکھنا چاہیے ترکیب استعمال ممیرہ بحساب ایک رتی خالص ممیرہ دو تولہ مصری عمدہ قسم کے سرمہ میں حل کرکے دن میں دو مرتبہ استعمال کریں (نوٹ) اگر مصری سرمہ دستیاب نہ ہو سکے تو اس کارخانہ سے بحساب ۳ر تولہ منگوا سکتے ہیں۔ (پرہیز) ترش گرم اور نشی اشیاء سے پرہیز لازمی ہے۔

المشتہر

پروفیسر میا سنگہ اہلوالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

ان سے بڑہکر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہے

حضرت اقدس مسیح موعود کا مبارک خط۔

مشفقم سردار صاحب سلمہ ما وجب کچھ عرصہ گذرا ہے کہ آپ سے ایک تولہ سرمہ منگوایا گیا تھا وہ متفرق طور سے خرچ ہوا۔ لوگوں نے فایدہ بیان کیا اب میرے گھر میں چند عوارض یعنی کدورت نظر اور پانی جانے کی وجہ سے ضرورت ہے شاید اس سرمہ سے فائدہ ہو یہ پہلا موقع ہے کہ میں اپنی ذاتی غرض کے لئے سرمہ طلب کرتا ہوں آپ برائے مہربانی ایک تولہ سرمہ بذریعہ ویلیو پی ایبل ارسال فرما دیں

(راقم دستخط)

مرزا غلام احمد - قادیان ضلع گورداسپور

بعد تسلیم واضح ہو کہ ترتیب ہو کہ حسب جناب سے سرمہ سفید ممیرہ کا منگوایا تھا استعمال سے بہت ہی مفید پایا کئی آدمیوں کے پھولے دور ہو گئے خود مجھکو پڑوال پیدائشی تھے وہ سرمہ کے استعمال سے جاتے رہے اور سرخیاں دانکہ کا ڈیلا بالکل خراب ہو گیا تھا وہ بھی درست ہوتا جاتا ہے میں دور آدمی کو پہچان نہیں سکتا تھا اب دور کی چیز اچھی طرح سے دیکھ سکتا ہوں اور اخبار بھی بخوبی پڑھ سکتا ہوں آپکا شکریہ ادا کرتا ہوں ایک تولہ سفید سرمہ ممیرہ کا بذریعہ قیمت طلب پارسل ارسال فرمائیں مورخہ ۲ مارچ سنہ ۱۹۰۷ء

راقم ڈاکٹر ہرپرام نفشہ مقام بالاکوٹ ضلع ہزارہ تحصیل مانسہرہ

جناب پروفیسر سردار میا سنگہ صاحب

پانچہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص ہمارے سرمہ کی سندات جو قریب بارہ ہزار کے ہیں ایک بھی فرضی ثابت کردے تو اس کو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائے گا۔ جو لاہور کے پنجاب بنک میں اس مطلب کے لئے ۱ مارچ سنہ ۱۹۰۵ء میں جمع کیا گیا ہے

مطبع انوار احمدیہ قادیان میں شیخ یعقوب علی (ایڈیٹر) احمدی کے اہتمام سے چھپا

کی عزت اور جلال کیلئے خاص قسم کی غیرت لیکر آیا ہے اس کی مخالفت کرتے ہیں اور اس پر ہنسی اور ٹھٹھا کرتے ہیں خدا تعالےٰ ہی ان لوگوں کو بصیرت کی آنکھ دے آمین

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ایک سورۃ بھیجکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قدر اور مرتبہ ظاہر کیا ہے اور وہ سورۃ ہے **الم تر کیف فعل ربک باصحاب الفیل**۔ یہ سورۃ اس حالت کی ہے کہ جب سرور کائنات **صلی اللہ علیہ وسلم** مصائب اور دکھ اٹھا رہے تھے بس تعالیٰ اس حالت میں آپ کو تسلی دیتا ہے کہ میں تیرا مؤید و ناصر ہوں۔

اس میں ایک عظیم الشان پیشگوئی ہے کہ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ تیرے رب نے **اصحاب الفیل** کے ساتھ کیا کیا یعنی ان کا مکر الٹا کر ان پر ہی مارا اور چھوٹے چھوٹے جانور ان کے مارنے کے لئے بھیجدیئے۔ ان جانوروں کے ہاتھوں میں کوئی بندوقیں نہ تھیں بلکہ مٹی تھی۔ سجیل بھیگی ہوئی مٹی کو کو کہتے ہیں۔ اس سورہ شریفہ میں اللہ تعالےٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو **خانہ کعبہ** قرار دیا ہے اور اصحاب الفیل کے واقعہ کو پیش کرکے آپ کی کامیابی اور تائید اور نصرت کی پیشگوئی کی ہے۔

یعنی آپ کی ساری کارروائی کو برباد کرنے کے لئے جو سامان کرتے ہیں اور جو تدابیر عمل میں لاتے ہیں ان کے تباہ کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ انکی ہی تدبیر کو اور کوششوں کو الٹا کر دیتا ہے کسی بڑے سامان کی ضرورت نہیں ہوتی۔ جیسے ہاتھی والوں کو چڑیوں نے تباہ کر دیا ایسا ہی یہ پیشگوئی قیامت تک جائے گی جب کبھی کوئی **اصحاب الفیل** پیدا ہوگا تب ہی اللہ تعالےٰ ان کے تباہ کرنے کے لیے ان کی کوششوں کو خاک میں ملا دینے کے سامان کر دیتا ہے۔

پادریوں کا اصول یہی ہے ان کی چھاتی پر اسلام ہی پتھر ہے ورنہ باقی تمام مذاہب ان کے نزدیک نامرد ہیں ہندو بھی عیسائی ہو کر اسلام کے ہی رد میں کتابیں لکھتے ہیں **رام چندر** اور **ٹھاکرداس** نے اسلام کی تردید میں اپنا سارا زور لگا کر کتابیں لکھی ہیں بات یہ ہے کہ ان کا کانشنس کہتا ہے کہ انکی ہلاکت اسلام ہی سے ہے۔ طبعی طور پر خوف ان کا ہی پڑتا ہے جسکے ذریعہ ہلاکت ہوتی ہے۔ ایک مرغی کا بچہ بلی کو دیکھتے ہی چلانے لگتا ہے + اسی طرح مختلف مذہب کے پیرو عموماً اور پادری خصوصاً جو اسلام کی تردید میں زور لگا رہے ہیں یہ اسی لئے ہے کہ ان کو یقین ہے اندر ہی اندر ان کا دل ان کو بتاتا ہے کہ اسلام ہی ایک مذہب ہے جو ملل باطلہ کو پیس ڈالے گا۔

اس وقت **اصحاب الفیل** کی شکل میں اسلام پر حملہ کیا گیا ہے مسلمانوں کی حالت میں بہت کمزوریاں ہیں اسلام غریب ہے اور اصحاب فیل زور میں ہیں مگر اللہ تعالیٰ وہی نمونہ پھر دکھانا چاہتا ہے چڑیوں سے وہی کام لے گا۔ ہماری جماعت ان کے مقابلہ میں کیا ہے انکے اتفاق اور طاقت اور دولت کے سامنے نام بھی نہیں رکھتے لیکن ہم اصحاب الفیل کا سا واقعہ سامنے دیکھتے ہیں کہ کیسی تسلی کی آیات نازل فرمائی ہیں۔

مجھے بھی یہی **الہام** ہوا ہے جس سے صاف صاف پایا جاتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی نصرت اور تائید اپنا کام کرکے رہے گی ہاں ایسے وہی یقین رکھتے ہیں جنکو قرآن سے محبت ہے اگر قرآن سے محبت نہیں اسلام سے الفت نہیں وہ ان باتوں کی کب پرواہ کر سکتا ہے اسلام اور ایمان یہی ہے کہ خدا کے رائے سے رائے ملائے۔ جو اسلام کی عزت اور غیرت نہیں کرتا خواہ وہ کوئی ہو خدا کو اس کی عزت اور غیرت کی پرواہ نہیں ہوتی اور وہ دیندار مسلمان نہیں۔ خدا کی باتوں کو حقیر مت سمجھو اور ان لوگوں کو قابل رحم سمجھو جنہوں نے تعصب کی وجہ سے حق کا انکار کر دیا اور کہدیا کہ اس کے زمانہ میں کسی کے آنے کی کیا ضرورت ہے افسوس ان پر وہ نہیں دیکھتے کہ اسلام کسطرح دشمنوں کے نرغہ میں پھنسا ہوا ہے چاروں طرف سے اس پر حملہ پر حملہ ہو رہا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین کی جاتی ہے پھر بھی کہتے ہیں کہ کسی کی ضرورت نہیں۔

قانون سڈیشن ہمارے لئے

بہت مفید ہے صرف ہم ہی فائدہ اٹھا کر ہیں دوسرے مذہبوں کو ہلاک کرنے کے لئے یہ بھی ایک ذریعہ ہوگا کیونکہ ہمارے پاس تو حقائق اور معارف کے خزانے ہیں ہم ان کا ایک ایسا سلسلہ جاری رکھیں گے جو کبھی ختم نہ ہوگا مگر آریہ یا پادری کون سے معارف پیش کریں گے پادریوں نے گذشتہ پچاس سال کے اندر کیا دکھایا ہے کیا گالیوں کے سوا وہ اور کچھ پیش کر سکتے ہیں؟ جو آیندہ کریں گے ہندوؤں کے ہاتھوں میں بھی اعتراضوں کے سوا اور کچھ نہیں ہے

ہم دعویٰ سے کہتے ہیں کہ اگر کسی آریہ یا پادری کو اپنے مذہب کے کمالات اور خوبیاں بیان کرنے کے لئے بلایا جاوے تو وہ ہمارے مقابلہ میں ایکساعت بھی نہ ٹھہر سکے۔

بقیہ تقریر

حضرت مولانا مولوی عبد الکریم صاحب سلمہ ربہ

سلسلہ کیلئے دیکھو الحکم نمبر ۲۳ جلد ۵

میرے دوستو! اس بات پر یقین رکھو وہ وقت قریب ہے کہ دنیا دوپہر کی توپ کی طرح معلوم کرلے گی کہ کسر صلیب ہو گیا۔ اس حربہ سے نصرت یہ ہوا کہ عیسائی مذہب کی بنیاد ہی کھوکھلی ہو گئی بلکہ قرآن شریف کی آب و عزت اور سچائی بھی روز روشن کی طرح ظاہر ہونے لگی وہ حقیقت جو مطهرك من الذين كفروا میں اللہ تعالے نے رکھی تھی وہ اسی امام کے ہاتھ سے اپنے وقت پر کھلی ہے مسیح علیہ السلام کو لعنت سے بچانے والا اور اسکو پاک کرکے دکھانے والا کون ہے؟ یہی **مرزا غلام احمد** (خدا کی بے انتہا نصرتیں ان کے شامل حال ہوں) کیا عیسائی مسیح کو اپنی لعنت کے بدلے شریعت کی لعنت سے چھڑانے والا نہیں بناتے کیا یہودیوں نے صلیب پر چڑھا کر اُسے ملعون بنانا نہیں چاہا پھر کسی نے اسکو نبی صادق ثابت کیا؟ یہ قرآن کریم کا احسان ہے مسیح علیہ السلام پر اور پھر میں تو بلا خوف تردید یہ کہتا ہوں کہ یہ احسان اللہ تعالے نے مرزا غلام احمد کے لئے رکھا ہوا تھا۔ جس نے آکر پورے طور پر اُس کی تطہیر کی۔

میرے دوستو! ابھی تک کسر صلیب کے متعلق جو حربے ہیں علمی رنگ میں ہیں مگر وہ وقت دور نہیں کہ انکا ظہور عملی رنگ میں ہو اس وقت وہ جاہلیت اور طمع سازی کھل جائے گی اور اس کفر اور مکاری کے پوجاری گستاخ اور ڈھیٹھ لوگوں کی طرح زندگی بسر کریں گے

اب دیکھو یہ تین اصول میں نے بیان کئے ہیں ایک یہ کہ خدا کا کلام اپنے اندر سے دعویٰ اور دلیل پیش کرے۔ دوسرا لعنت کا مفہوم۔ تیسرا مسیح علیہ السلام کے صلیب پر سے زندہ اُتر آنے اور مرہم عیسیٰ کے ذریعہ شفا پانے اور اپنی طبعی موت سے مرنے کے متعلق۔ ان تین کی بہت سی فرعیں نکل سکتی ہیں۔ ان کے بعد اب کے لئے بتاؤ کہ اور کسی اصلاح کی ضرورت ہے جو ان سوختنی اعتقادوں کو تباہ کرے۔ للہ انصاف سے بتاؤ جس نے اتنی بڑی اصلاح کا بنیادی پتھر رکھا ہو اور اس پر عمارت بنا رہا ہو کیا اس کو سزاوار نہیں ہے کہ وہ

مسیح موعود ہو

فماذا بعد الحق الا الضلال

واللہ باللہ اب اگر کوئی تم میں سے دنیا کے حالات سے واقفیت رکھتا ہو اور پادریوں کی پہلی حرکت اور آج کی حرکت سے واقف ہو وہ پکار کر کہہ اُٹھے گا کہ ان حربوں سے ایک خطرناک نوحہ سرائی صلیب کے پرستار کلیساؤں میں ہو رہی ہے۔ قریب ہے کہ خدا کا انتقام اس دجل کو پاش پاش کر دے۔

پھر ایک اور قوم ہے جو ان کی تربیت سے طیار ہوئی ہے وہ آریہ قوم ہے پرانے زمانہ کے ہندو لوگ وید کو مانتے تھے لیکن وید ایک عروس ناکتخدا کی طرح ہمیشہ گھونگھٹ میں رہا اگر گھونگٹ کھولدو تو حد سے زیادہ نفرت اس سے پیدا ہو مگر دیانند کی تعلیم کے سبب سے اس آریہ فرقہ نے شور مچانا شروع کیا کہ وید خدا کا کلام ہے پرانے زمانہ میں کسی کو وید کی طرف توجہ ہی نہیں ہوئی تھی کہ اس کی قلعی کھولے

بلکہ ہندوؤں کے بیانات پر یا بعض ایسے ہی اسباب بعض صوفی مزاج اور سادہ لوح لوگوں نے وید کو خدا کا کلام کہدیا۔ اسنے بھی مسلمانوں کو دھوکا دیا ہوا تھا کیونکہ صوفیوں نے وید اور اپنشدوں میں فرق نہیں کیا تھا۔ دارا شکوہ اور بعض علما کے طفیل سے اپنشدوں کے کچھ ترجمے بھی ہوئے تھے۔ ہمارے حضرت کو اس طرف بھی توجہ ہوئی اور آپ نے اس کے متعلق وہ کاری زخم آریہ قوم کو پہنچایا ہے کہ وہ اسے مدت العمر بھول نہ سکیں گی وہ کیا؟ وہ یہ کہ وید نے ایسا خدا پیش کیا ہے جو نہ کچھ بنا سکتا ہے اور نہ کسی اپنے پریمی (عاشق وفدائی) اور بھگت (عابد) کو نجات دے سکتا ہے۔ پھر کون عقل سلیم رکھنے والا انسان ہے جو اسکو خدا مان لے چنانچہ اسی اصول پر جب ہمارے بھائی شیخ عبد العزیز نو مسلم نے حلوائی کی دوکان پر یہ کہا کہ وید کا خدا اس سے بڑھکر کیا وقعت رکھتا ہے کہ جیسے تم نے کھانڈ اور دودھ سے مٹھائیاں بنا لیں اُس نے روح اور مادہ سے انسان بنا دیئے۔ جب اس عقیدہ کو علمی رنگ میں پیش کیا جاوے تو بتاؤ یہ مذہب کیا گھٹتا اور منقض معلوم ہوگا پھر عملی طور پر اس مذہب کو یوں ایسا ثابت کیا کہ دشمن بھی اس کو دیکھکر بھاگ جاتے ہیں۔ اور وہ

نیوگ کا مسئلہ ہے

یعنی ایک عورت اپنے خاوند کی زندگی میں اگر وہ اولاد پیدا کرنے کے ناقابل ہو کسی دوسرے سے ہمبستر ہو کر اولاد پیدا کرے۔ ایسی حالت میں کون غیور طبیعت ہے جو اس مسئلہ کے ماننے کے لئے طیار ہو اب میں پوچھتا ہوں کہ کیا مسیح موعود کو یہ استحقاق ہے یا نہیں

اور لیظھرہ علی الدین کلہ
اس نے کیا یا نہیں کیا ؟
پھر سکھ قوم ایک
گمنام قوم تھی گورنمنٹ انگریزی
کے طفیل سے ان میں حرکت اور قوت
آگئی تھی ۔ اُن کی بڑی بھاری کتاب
(جس سے میں تو شاید ہی جاؤں)
پر کس نے محنت پوری کی کوئی صوفی
سجادہ نشین اور مولوی نہ ہوا جو
گرنتھ کے ماننے والی قوم پر محنت
پوری کرتے مگر یہ فخر بھی اسی
لیظھرہ علی الدین کلہ
کے مصداق کو حاصل ہوا ۔ اس نے
ایک ہی مسئلہ سے کہ **باوا**
نانک صاحب مسلمان تھے
گرنتھ کی ساری حقیقت کھول دی
اور سکھ مذہب کی موجودہ عمارت
کو گرا دیا ۔ پھر یہ بات نرا دعوی
ہی دعوی نہ تھا ۔ بلکہ ایک زبردست
دلیل دی باوا نانک صاحب کا چولا
پیش کیا جس کا کوئی جواب
نہیں ہوسکا ۔ میں بار بار سوچتا
ہوں کہ سارے فرشتوں میں ایک
جل بھی ہوئی ہے جب سے مرزا صاحب
نے کتب دین کا بیڑا اٹھایا ہے
جہاں جہاں اہل اللہ ہیں اس کے
لئے دعائیں مانگتے ہیں چنانچہ
الہام بھی ہوا ہے **یصلون**
علیک ابدال الشام
کے بزرگ تجھ پر درود بھیجتے ہیں
حقیقت میں سوچو کہ وہ رات
دن میں کیا کر رہا ہے بیتے ایک دن
پوچھا کہ یہ بیماری کیوں ہوتی ہے
اب تو ہر دوسرے دن بلکہ ہر روز
بیماری کا دورہ ہوتا ہے فرمایا بوجھ
بڑھ گیا ہے اور دعاؤں کی ضرورت
بڑھ گئی ہے ۔ کوئی عاجز آجاتے
ہیں ۔
میں تمہیں سچ کہتا ہوں تم
الہام سے سنتے ہو وہ پیرا ہو گیا ہے
دشمن تیر برساتے ہیں اور وہ

ڈال چور ہا ہے کون اس کی قدر
کر سکتا ہے ؟ بجز خدا تعالی کے ۔
میں پوچھتا ہوں دوستوں
سے بھی کیا قدر کی واللہ العزیز
ہم سے کچھ قدر نہیں ہوئی ۔ قدر
ہو نہیں سکتی جب تک محبت نہ ہو
اور محبت پیدا نہیں ہوتی جب تک
اس کے حسن اور احسان کی واقفیت
نہ ہو ۔ اب میں کہتا ہوں اصل
محبوب کیا ہے ؟ خدا ۔ قرآن کریم
اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ۔
قرآن کریم کی خدمت دو ہی
طرح پر ہو اس کی خوبیوں کا اظہار
ہو اور حملوں کا دفاع ہو یہ خدمت
کس نے کی ؟
چونکہ دو ہی قسم کی خدمت تھی
اس لئے دو ہی قسم کی اصلاح لیکر
یہ **امام** آیا خوبیوں کا اظہار
مہدویت نے کیا اور حملوں کا
دفاع **مسیحیت** نے کیا ۔
پھر اور کس حسن و احسان کی توقع کرتے ہو
میں دلیری سے کہتا ہوں کہ اگر
تم ان خوبیوں کا مطالعہ کرتے
رہو گے تو فائدہ اٹھاؤ گے ۔
ہمارے دوست جو یہاں موجود ہیں
وہ سن لیں اور جو غائب ہیں تو
سننے والوں سے سن لیں کہ وہ
ان آیات اور نشانات کو جو آج
اسلام کی عزت اور جلال کے لئے
ظاہر ہو رہے ہیں ترتیل کے ساتھ
پڑھیں اور ان پر فکر کریں آخر میں
میں ایک آہ مار کر کہتا ہوں کہ میں
کمزور آدمی ہوں میں بھی دنیا میں
تعلقات رکھتا ہوں لیکن اس
محبوب کے پاس سے جدا ہونا
بخدا مرنے سے بڑھکر سمجھتا ہوں
موت میرے لئے آسان چیز ہے
مگر مشکل اگر معلوم ہوتی ہے تو اس
کے پاس سے الگ ہونا ۔
مجھے اپنے بعض دوستوں کا جو
اس مجمع میں نہیں ہیں بالقصد کرکے
بہت افسوس ہوا ۔ میں تو قصوں میں

سُنا ہے کہ سوہنی اپنے عاشق کو
دریا چیر کر ملا کرتی ایک کچے گھڑے
پر سوار ہو کر آخر اسی احرام عشق میں
اُس نے جان دی ۔ مگر کیا خدا کے
موعود ۔ خلیفہ اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے سچے خادم کی محبت
اور اس کا عشق تقاضا نہیں کرتا کہ دیوانہ
وار دوڑے آؤ ۔ مجھے شبہ ہوتا
ہے کہ اگر عشق پورا ہے تو کیوں ان
زنجیروں کو توڑ کر نہیں آ سکتے جو عدد
کا ذریعہ ہیں میں نے یہ الفاظ اس لئے
کہے ہیں کہ مجھے اُمید ہے کہ یہ الفاظ
کسی تحریر کے ذریعہ سے انکو پہنچیں
گے اور ان کو تحریک کریں گے اب
میں اسے ختم کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ
ہم کو اعمال صالحہ کی توفیق دے
اور اس **محبوب** کی محبت میں ترقی
بخشے آمین

آتشزدگی کا علاج ۔ تازہ شیریں پانی کی
نسبت نمکین پانی آتشزدگی کے دور
کرنے میں مفید ثابت ہوا ہے ۔
یورپ میں ہر قسم کی دو کروڑ ساٹھ
لاکھ گھڑیاں سالانہ طیار اور فروخت
ہوتی ہیں ۔
اہل لندن ہر سال ایک کروڑ پچاس
لاکھ روپیہ پھولوں کی خرید پر صرف
کرتے ہیں ۔
جبرالٹر کے پوسٹ آفس میں دس
سال سے ایک عورت پوسٹماسٹر جنرل
کے عہدہ پر مامور ہے جسکو نو ہزار
روپیہ سالانہ تنخواہ ملتی ہے ۔
ایک برٹش سپاہی کا خرچ اوسط
قریباً سات سو روپیہ سالانہ ہے
حالانکہ سوئٹزرلینڈ کے ایک سپاہی کا
کے رکھنے پر قریباً دو سو دس
روپیہ صرف ہوتے ہیں ۔

بقیہ مضمون

نذیر احمد صاحب وکیل اور ڈاکٹر رحمت علی صاحب کی خط و کتابت

آپ کے وجود سے ثابت ہوا کہ وہ خدا جو حضرت موسیٰ (علیہ السلام) سے ہم کلام ہوا اور جو ساعیر پر چمکا اور جس نے محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اصطفا اور اجتبا کی خلعت پہنائی اور اپنا کامل زندہ کلام آپ پر اُتارا وہ اب بھی ویسا ہی کلام کرتا ہے۔ وہ دوست اور دشمن اور راستباز اور کاذب کے فیصلہ کے لئے اب بھی ویسی ہی باتیز گورنمنٹ رکھتا ہے۔ وہ ازل سے ابد تک تمام کائنات پر متصرف اور مدبر بالارادہ خدا ہے۔ وہ نیچریوں یا نیچرلسٹوں یا میٹرلسٹوں کے فرضی بت کی طرح بے کار اور ضعیف خدا نہیں۔ آج آسمان کے نیچے زمین کے اوپر ایک ہی ہے جس پر ایمان لانے سے ابدی تازہ زندگی ملتی اور کفر کی غلامی سے نجات حاصل ہوتی ہے۔

الغرض خدا تو ان نوجوانوں کو شعور دے کہ جلد اس غلطی پر متنبہ ہو جائیں جس میں بدقسمتی سے پڑے ہوئے ہیں اور انھیں سمجھا کہ یہ احمدی سلسلہ اس زمانہ میں مخصوصًا ان لوگوں کے لیئے قائم ہوا ہے۔

میں یہاں تک پہونچا تھا کہ کسی شدید ضرورت نے اور طرف متوجہ کر دیا اور یوں اس حصہ کا پورا ہونا دوسرے دن پر موقوف ہو گیا۔ شام کو حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ السلام معمولاً نماز کے بعد بیٹھے ایک بزرگ خادم نے عرض کی کہ ہر روز نئے نئے آدمی آتے ہیں اور بعضے تو ایک دو روز ہی ٹھہر کر واپس چلے جاتے ہیں۔ اگر جناب والا کبھی کبھی زبانی بھی اپنے اغراض و مقاصد بیان فرمایا کریں کہ ہم اپنی جماعت کو یہ بنانا چاہتے ہیں تو بہت فائدہ ہو۔ اس کے جواب میں جو کچھ حضرت مامور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا وہ گویا میرے اسی مضمون کا تکملہ تھا میں چاہتا ہوں کہ ان پاک باتوں کو لکھ کر اس حصہ کو ختم کر دوں۔ فرمایا ہماری اصلی غرض یہ ہے کہ لوگوں کے دلوں میں اس دنیا کی محبت اور طلب کی آگ جو لگ رہی ہے وہ ٹھنڈی ہو جائے۔ اور دین کو ہر معاملہ میں دنیا پر مقدم رکھیں جیسے کہ ہم بیعت میں بھی ہر ایک سے یہی اقرار لیتے ہیں کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ اور ہماری بڑی آرزو یہ ہے کہ خدا کی سچی محبت اور عزت دلوں میں قائم ہو جائے ہم یہ نہیں کہتے اور نہ اس سے منع کرتے ہیں کہ لوگ طیبات سے بہرہ مند نہ ہوں اور کاروبار روزگار تجارت ہٹیں ہمارا مطلب یہ ہے گو ہم لفظوں میں بھی ادا نہ کر سکیں کہ دنیا میں بالکل منہمک ہو جانا اور اسی جانب کا ہو رہنا اور خدا تعالیٰ کو اصلی مقصود نہ سمجھنا اس بلا سے لوگ بچ جائیں۔ فرمایا اگر کوئی شخص اپنے دل میں ایک حصہ خدا کا رکھے اور ایک حصہ غیر کا تو خدا غضب اور استغنا سے فرماتا ہے جا سارا ہی غیر کو دے مجھے تیرے اس حصہ کی کوئی پروا نہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ دلوں کا سارا حصہ اور تمام اطراف خدا کے لئے ہو جائیں اور کسی غیر کے لئے کوئی جگہ کسی گوشہ میں نہ رہے۔ فرمایا یہی ہمارا مقصد ہے اور یہی بڑی آرزو ہے اور اس کے لئے بہت بہت دعا بھی مانگی جاتی ہے اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگ پیدا کر دے گا۔

قولہ علاوہ ازیں جیسا کہ آپ کے خط اور نیز ان رسالجات سے معلوم ہوتا ہے کہ جناب مرزا صاحب نے اپنے دعوے کو اور اس کے ثبوت کو تفصیل کے ساتھ ان میں بیان کیا ہے اس لئے بھی مرزا صاحب موصوف کے مشن اور ان کے اغراض اور ان کے دلائل کو سمجھنے اور موازنہ کرنے کے لئے ان رسالجات کا بہ نظر غائر پڑھنا ضروری تھا۔

اقول۔ یہ صحیح نہیں۔ اگر ڈاکٹر رحمت علی صاحب نے اربعین کی نسبت آپ کو ایسا لکھا ہے کہ حضرت موعود علیہ السلام نے اس میں اپنے دعویٰ اور دلائل کو بسط اور تفصیل کے ساتھ کہا ہے حالانکہ مجھے شک ہے کہ ایسا لکھا ہو تو وہ جوش عشق اور فرط محبت کی وجہ سے معذور ہیں۔ وہ اس رسالہ سے قبل بیشمار قاطع دلائل اور قوی قرائن سے حضرت موعود علیہ السلام کو مامور اور منجانب اللہ مان چکے ہوئے ہیں اور اُن کا وجدان اور ایمان آپ کی ہر ادا پر یہ کہتا ہے۔

کرشمہ دامن دل میکشد کہ جا اینجاست

ایسے صدیق کے نزدیک لازما ضروری ہے کہ اربعین کا ایک ایک حرف درخشاں دلائل کے قائم مقام ہو۔ یہی فطرت کا سچا تقاضا ہے کہ محبوب کی ہر ادا پیاری اور اُس کی ہر بات دلکش معلوم ہوتی ہے۔ قرآن کریم نے بھی جو صحیفہ فطرت کی آوازوں کا سچا فونوگراف ہے یہی فرمایا ہے کہ مامور کے نشان اور دن بدن جدید معجزات اُن لوگوں کو ہی فائدہ دیتے ہیں جو پہلے ایمان لا چکے ہوتے ہیں۔ اور پھر فرمایا کہ چونکہ لوگ پہلے سے ایک دفعہ تکذیب کر چکے تھے اس لئے اُن کو سچے نشانوں نے کوئی فائدہ نہ بخشا۔ محبت اور بغض دونوں حیرت

انجیر مسئلے ہیں اور کبھی کبھی ایسی الجھن کی بات ہو جاتے ہیں کہ عقلمندوں کے ناخن فہم ان کی گرہ کو کھول نہیں سکتے ۔ کبھی ایک بطلان سے محبت تعلق پیدا کر لیتی ہے اور بعض ایک راستی سے منہ پھیر لیتا ہے اس لئے ان کو کسی امر کے صدق و کذب کا معیار ٹھہرانا آسان بات نہیں ۔ مگر آخر کار یہی اور یہی بات یہی ہے کہ محبت نے اگر کبھی راستی اور حق کا دامن پکڑا ہے یا یوں کہو کہ محبوب سچا راست باز اور من جانب اللہ نکل آیا ہے تو یہ تو کبھی نہیں ہوا کہ محبت نے پہلے ایک بخیہ چیں متجسس کا جامہ پہنکر ادھر ادھر سے قرائن مرجحہ یا دلائل قاطعہ کا انبار جمع کیا ہو اور پھر آخر کار بہت سی چھان بین کے بعد اس منقصد تلاش و تحقیق کو محبوب اور مرجع ایمان قرار دیا ہو ۔ خدا جانے محبوب کی ادا میں اور کس ادا میں اور مومن محب کے دل میں کیسے اور کونسی مناسبت ہوتی ہے جو ایک ہی نگاہ میں کام کر جاتی ہے ایمان اور محبت کے پہلے نمونے جناب ابو بکر صدیق علیہ السلام کی زندگی اس امر کی گواہ ہے ۔ اتنے بلند دعووں کو جو آدم علیہ السلام سے لے کر اس وقت تک کسی کے منہ سے نہیں نکلے تھے آغاز میں اسطرح قبول کیا اور ایمان کے ثبوت میں ابتدا ہی میں ایسے اعمال دکھائے کہ گویا آپ نے ابتدا ہی میں انتہا کو دیکھ لیا تھا ۔ بدر میں جب کفر کا سردار ابو جہل کاری زخم کھا کر خاک و خون میں لوٹ رہا تھا اس وقت اسکے سر پر ایک مسلم نے کھڑے ہو کر کہا اب بتا اب تو محمد اپنی باتوں اور دعووں میں سچے ثابت ہوئے یا نہیں ؟ اس نے کہا اب بھی میں اسے ویسا ہی سمجھتا ہوں جیسے پہلے سمجھتا تھا ۔ اللہ اللہ وہ مسلم محب خدا کی باتوں کو پوری ہوتی دیکھکر جو کئی سال اس سے پیشتر کہی گئی تھیں کس جوش محبت اور ایمان سے بھر کر بعض کے پاس گیا اور یقین کرتا تھا اور اپنے ایمان پر یا واقعات پر نگاہ کر کے اسے پورا وثوق تھا کہ مطلب کے موافق جواب سنے گا مگر بعض کی اہل ثابت قدمی نے اسے کیسا مایوس کیا ۔

غرض اگر ڈاکٹر صاحب نے ایسا لکھا تھا تو وہ معذور تھے مگر کیا کہیں **اربعین** میں یہ دعوی کیا گیا ہے کہ یہ کتاب ہمارے دعوی اور دلائل پر مفصل اور مبسوط کتاب ہے ۔ یہ چھوٹا سا رسالہ جیسا کہ اس نام **اربعین لاتمام الحجۃ علی المخالفین** سے صاف ظاہر ہے ان مخالفین پر اتمام حجت ہے جو مدت سے اس الہی سلسلہ سے جنگ کر رہی ہیں اور ان بے شمار دلائل قاطعہ کے بعد جو ان کو ضخیم اور مبسوط کتابوں میں سنائی گئیں یہ رسالہ خطابیات کی قسم سے بطور اتمام حجت کے ہے ۔ صادق مامور نے اپنی بصیرت اور خود اپنی صداقت اور حقیقت پر ایمان رکھنے کی بنا پر اور گذشتہ دلائل کو کافی اور یقینی سمجھکر اس میں اپنے الہامات اور ڈرا دینے والی پر شوکت اور تحدی آمیز الفاظ میں دعاوی درج کئے ہیں کیونکہ حقیقت خدا دانوں اور خدا بینوں اور خدا جویوں کے نزدیک تفاصیل اور دلائل سے بے پروا کر دینے والے ہیں ۔ یہ کبھی بھی تجویز نہیں کیا گیا اور نہ کبھی حضرت مامور کے دل میں گذرا ہے کہ ان کے عظیم الشان دعوے کے دلائل کے ثبوت میں یہ ابتدائی اور کافی عظیم الشان کتاب ہے ۔ افسوس وکیل صاحب آپ نے جلد بازی اور ناعاقبت اندیشی سے کام لیا اور نوعمری کے جذبات کو دبا نہ سکے ۔ مجھے ڈر ہے کہ معتقدات میں بھی یہی جلد باز تیز طبیعت کام نہ کرتی ہو ۔ اب چونکہ آپ کے دعوی کی بنا ہی غلط ہے آپ کو مناسب ہے اور خدا کے لئے ضروری ہے کہ اس جھوٹی منطق کو جس کی زشت اور منحوس شکل کو آئینہ میں آپ نے خدا کے سلسلہ کو دیکھا ہے یک لخت چھوڑیں اور صاف اور پاک دل سے ازالہ اوہام ۔ اور آئینہ کمالات اسلام مع تبلیغ اور حمامۃ البشری اور شہادت القرآن اور نور الحق حصہ اول اور دوم اور براہین احمدیہ ہر چہار جلد پڑھیں ۔ اور پھر اگر خدا آپ کو توفیق دے تو خطبہ الہامیہ مع ضمیمہ جو عنقریب شائع ہوتا ہے اور تحفہ گولڑیہ اور ایک دو کتابیں اور جو انشاء اللہ تعالے جلد شائع ہونیوالی ہیں غور سے پڑھیں یہ معاملہ ہے دین و ایمان کا سعادت مند اور رشید کا کام ایسے امور میں جلد بازی اور سبک سری ظاہر کرنا نہیں ہوتا ۔ دانشمند اور زمانہ کے مزاج شناسوں اور نیچر کے سکہ اور ٹکسال کے خوب واقفوں اور خدا کے لئے اور اسکو راضی کرنے کی غرض سے ماننے والوں اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والوں کی بڑی بھاری جماعت اس سلسلہ کو حق تعالے کی طرف سے مانتی اور اس زمانہ کے لئے ضروری یقین کرتی ہے ۔

اگرچہ اس برگزیدہ قوم کا مان لینا آپ پر آپ کے زعم میں حجت یا دلیل نہ ہو مگر کم سے کم اس قابل اعتماد کثیر گروہ کا وجود اتنا بوجھ تو آپ پر ڈالنے کا استحقاق رکھتا ہے کہ آپ اپنی تحقیق کی میعاد اور فرصت میں توسیع دیں اور تنگ دلی کو فراخ حوصلگی سے بدلیں اور سعید و رشید نوجوان

بنیں۔ ان کتابوں کو پورے غور سے پڑھیں۔ نمازوں کے اندر رکوع و سجود میں بعد مسنونہ تسبیحات کے اپنی زبان میں یوں دعا مانگا کریں کہ الٰہی میں تیرا ناتوان اور ناقص علم اور ضعیف عقل بندہ ہوں۔ تیرے وسیع علم کو میری محدود عقل کا پیمانہ اچھے اندر کیونکر لے سکتا ہے۔ یہ مسیح موعود کا سلسلہ اگر تیری طرف سے ہے تو میرے سینہ کو اس کے قبول کرنے کے لئے کھولدے۔ ایسا نہ ہو کہ بیجا نکتہ چینیوں اور گردن کشی میں جہالت کی موت مر جاؤں۔ اس طرح اپنے لفظوں میں تضرع اور ابتہال سے حقیقی آستانہ الوہیت پر گریں اور صبر اور نیک گمان سے اسپر کاربند ہوں۔ اور چند روز کی فرصت نکال کر قادیان میں قیام فرمائیں اگر آپ میں رشد و سعادت ہے اور تحقیق کا سچا مادہ ہے تو پھر اُس کی سیدھی اور مسلم راہ یہی ہے۔ ورنہ جھوٹا تکبر اور نخوت بڑائی ہے والعاقبة عند ماللمتقین۔

قولہ۔ اور مذہبی میں میرا مسلک ہمیشہ مرنج مرنجاں رہا ہے۔

اقول انسان کے لیے بڑا فخر اور درحقیقت انسانیت کا کمال اور زیور یہی ہے کہ اس کا کلام حکمت کے اجزا سے مرکب ہو۔ جہاں تک اسکا تجزیہ کیا جائے یہاں تک کہ کوئی جز اُس کی لایتجزی رہ جائے جب بھی اُس سے حکمت اور حق کی خوشبو آوے۔ راستبازوں کی باتیں جنھیں جوامع الکلم کہا جاتا ہے اور جو مختلف ملکوں اور زمانوں اور زمانوں میں متمدن بنی آدم کا دستور العمل رہی ہیں اس لئے قابل قدر اور ایمان اور ایقان کی دست آویز ٹھہر گئی ہیں کہ وہ اصل ترکیب میں حق و حکمت کے اصول پر مبنی ہیں۔ زمانہ کی کسی وقت کی آتشین طبیعتوں کی سرگرم اور پرجوش تحقیق اور امتحان ان میں کوئی دغل اور کھوٹ ثابت نہیں کر سکے۔

مگر بطلان کی پیروی اور باطل سے محبت ذہنوں میں تیرگی اور مدرکات میں کوردی اور نارسائی پیدا کرتی ہے۔ اس لئے باطل کے پرستاروں کے ساتھ ہمیشہ یہ نحوست اور شامت چمٹی رہی ہے کہ اُن کے کلام پر کبھی حکمت اور راستی کا رنگ نہیں آیا چہ جائیکہ جیسے راستبازوں کے کلام اور کام میں طبعی اتحاد اور تطابق رہتا ہے ویسے ہی باطل کے حامیوں کو کردار و گفتار میں ہمیشہ مباینت اور تناقض رہتا ہے۔ از بسکہ برگزیدوں کا کلام فطرت کے خالق کی طرف سے استعداد اور قابلیتوں کے مقتضا کے موافق ہوتا اور درحقیقت تمام عملی قوتوں کا سرجوش یا آئینہ ہوتا ہے اس لئے ضروری ہے کہ وہ سچی اور پکی ضرب المثل اور محکم دستور العمل اور واقعی اور عملی کلام ہو۔ مگر خدا کی صفات سے جاہل اور مخذول کا کلام اس مبارک شرف سے برہنہ ہوتا ہے اس لیے کہ وہ بہیمی یا سبعی قوتوں کا ایک عذری جوش ہوتا اور نور اور فراست کی رفاقت سے قطعًا متروک اور مہجور ہوتا ہے۔

درحقیقت وہ بڑے ہی بدقسمت اور سیہ بخت لوگ ہیں جنھیں زبان دی گئی ہے پر دل نہیں بخشا گیا کہ وہ کسی بات کو زبان سے نکالتے وقت دل سے مشورہ کر لیتے اور بازار دہر کے نقادوں اور صرافوں کے بازار میں نقد کلام کو لانے سے قبل قلب منور کے ممیز محک پر کس لیتے۔

نذیر احمد بی اے ال ال بی اپنے موکل کی حمایت میں جج کے سامنے کھڑے ہو کر جانچ تول کر بولیں اور پھونک پھونک کر قدم رکھیں کہ کہیں کوئی کمزور بات مُنہ سے نکل جائے اور اُس مخمور پلیڈر کی طرح کہیں غفلت میں فریق مخالف کے حق میں ہی نہ بول دیں اُسی نذیر احمد کے منہ سے احکم الحاکمین کی کچہری میں حق اور حکمت کے مقدمہ میں ایسی کچی اور بودی اور قابل شرم بات نکل جائے۔ دو سخنوں اور قابل شرم مقولے "صلح کل" اور "مرنج و مرنجاں" ایک خاص فطرت کی قوم کی زبان پر چڑھ جائے کب سے مگر تھوڑے برسوں سے تو بڑے شد و مد سے جاری ہیں مگر میں کبھی یقین نہیں کر سکتا کہ ان سخن سنجوں نے کبھی اپنی جگہ پر سوچا ہو کہ زندگی کی کسی گھڑی میں۔ خلوت میں جلوت میں سیاست میں۔ تمدن میں۔ معاشرت میں اور تعبدی کل اخلاق میں ان پر خود انھوں نے بھی کبھی عمل کیا ہے۔ مجھے دلی شوق ہے کہ کوئی ایسا مجموعہ یا قوم دیکھوں جنھوں نے انہی کو دستور العمل بنا کر قوموں میں ممتاز اور مبارک اور سرسبز زندگی حاصل کی ہو۔ مجھے خوف ہے کہ کوئی جلد باز میری مخالفت کے جوش میں اس استقرا کو توڑنے کے لئے کنجروں یا دکے شاہیوں یا مزدکی مشرب لوگوں کو پیش نہ کر دے مگر مجھے یقین اور تسلی ہے کہ کوئی راستباز غیور ایسی جرأت نہیں کر سکے گا۔ ان متکلموں کے نزدیک جب قومی ترقی اور تہذیب کی نسبت کلام کا سلسلہ چھڑتا ہے تو علیگڈھ کالج اور اُس کے خالق یا مخلوق ہی ان کے ذہنوں میں معبود ہوتے ہیں۔ یہ لوگ فیصلہ کر چکے ہیں کہ اس کے بنانے والے اور جنھیں اُس نے بنایا ہے ہی لوگ ہیں جن کی باتیں اور کام زندگی کی لمبی یا چھوٹی۔ نماز میں اتباع کے قابل ہیں۔ مگر افسوس ان بدقسمت

معقولوں کو ایسی آزاد سکول سے بھی
مدد اور قوت نہیں ملتی۔ سید مرحوم
نے کبھی "مرنج مرنجاں" پالیسی
پر عمل نہیں کیا۔ سید محمود بالقابہ
کی خلافت کے ابداع اور استحکام
کے وقت ایک فریق کی ایذا یا تادیبی
کی کچھ بھی پرواہ کی اور یا آن کبرسنی
اور متانت اور وقار سچائی کی حمایت
میں سرآشفتہ اور از خود رفتہ ہو کر
حریف کو فرانس میں چل کر ڈوئل
لڑنے کے لئے چیلنج کیا۔ اور ابطال
باطل کے جوش میں محو ہو کر اس بات
کی کچھ بھی پرواہ کی کہ سامعین اسے
فضول، اور خیالی بات یا مجنونانہ بڑ سے
زیادہ وقعت نہیں دیں گے۔ پھر نیشنل
کانگرس کے خلاف اینٹی کانگرس
بنائی اور فنڈ بھی لی اور لیا کہ ایک بڑی اور
امیدوں سے بھری ہوئی نئی اٹھتی
ہوئی قوم کی اس سے دل آزاری ہوگی
تفسیر لکھنے اور تہذیب الاخلاق میں
مذہبی مضامین دینے سے بہتوں کا
دل دکھایا۔ اور فوراً لا فوق اور کیا کیا مسائل
رو میں جاری کرائے مگر کچھ بھی التفات
ان باتوں کی طرف نہ کیا۔ لیکن اتنا تو
مانتا ہوں کہ سید مرحوم نے بے شک
مذہب کے معاملات میں مداہنہ یا مرنجاں
پالیسی سے کام لیا اور راست بازی
اور حق کی اشاعت میں انبیائی استقامت
اور جوش اور فاصدع بما تؤمر کا
کبھی نمونہ نہیں دکھایا۔ اپنے ایک
خیال کی تائید یا بنا پر تفسیر یا مذہبی
مضامین لکھے مگر پھر ان کی ترویج اور
تائید اور اشاعت میں برگزیدوں کی
طرح وحدت باندھ کر اور جان توڑ کر
نہیں کھڑے ہو گئے۔ حضرت عیسیٰ
(علیہ السلام) کی وفات پر معقولانہ
رنگ میں اور نہایت نرم پیرایہ میں ایک
بات تحدی کی مگر اس مسئلہ کو یعنی مسیح
کی زندگی کو دجال اور باطل کا ایک حربہ
اور تمام مفاسد اور ضعف کے تنزل
اور تباہی اور اسلام کے خوفناک
ضعف کا قوی موجب سمجھ کر اس کی تردید
نہیں کی اور ہرگز اس تصور سے مسیح کی
موت پر قلم نہیں اٹھایا کہ مسیح کی موت
سے ساتھ ہی وہ مذہب بھی مر جاتا ہے
جس نے خدا اور رسول اور قرآن کی عزت
کو مٹی میں دفن کر دینے کا بیڑا اٹھا رکھا
ہے اور جن کی شرارت اور خطرناک
عقیدہ پر خداوند غفور فرماتا ہے تکاد
السموات یتفطرن منہ و
تنشق الارض وتخر الجبال
ھدا ان دعوا للرحمن ولدا
میں کامل ذوق اور شرح حال کی بنا پر
کہتا ہوں کہ اس آیت کے ہولناک رعب
سے کبھی ان کا دل نہیں لرزا اور ان کی رگ
حمیت میں جوش نہیں آیا اور اس سے
متاثر ہو کر بطلان کی تصویر کے مٹانے کو
وہ نہیں اٹھے۔ مگر ذاتی معاملات یا دنیوی
معاملات میں انھوں نے مرنج و مرنجاں
پالیسی کو کبھی نہیں برتا۔ اور نہ کوئی برت
سکتا اور برت کر دکھا سکتا ہے۔ کاش
نذیر احمد بی اے ال ال بی اتنا ہی
کہہ دینے پر اکتفا کرتے کہ ان کا مسلک
ہمیشہ "مرنج مرنجاں" رہا ہے
اس سے اگرچہ ان کی عقل و دانش اور
معاملہ فہم اور زندگی کی رفتار میں چراغ
ہدایت ہاتھ میں دینے والی قوت پر
یہ داغ تو لگا رہتا کہ انھوں نے ناقابل
عمل محض خیالی بات کہہ دی یا مجنونوں
کیسی ہانک لگا دی ہے مگر آدم سے
لے کر ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم
تک کل راست بازوں کی ہتک اور
بے ادبی کرنے کا الزام تو ان پر عائد
نہ ہوتا۔ یہ پاک مسلک جو آپ کے
زعم میں دنیا میں امن اور آشتی کو پھیلانیوالا
اور اتفاق و اتحاد کی جڑ ہے خدا کے
برگزیدوں کی سمجھ اور حصہ میں نہیں آیا۔
انھوں نے (نعوذ باللہ) آپ کو
تو دیکھ جنگ اور نا اتفاقی کی عظیم
الشان کالج کا پہلا پتھر اپنے ہاتھ سے
رکھا جبکہ مذہب کے معاملات میں
"مرنج مرنجاں" کا مسلک پر قدم نہ مارا
مکہ کے اندر قریش کس مزہ میں زندگی بسر
کرتے تھے اور سارے یہ وہی قبیلے
جس وقت اپنے سادہ مشغلوں میں
مسرور تھے اتنے میں ایک دردمند
نے مرنج مرنجاں مسلک کے خلاف
قدم اٹھایا۔ اور قوم کے مذہبی امور
میں بے جا مداخلت شروع کر دی
یہاں تک کہ ان کے پیارے معبودوں
کو ہیزم دوزخ کہہ کر ان کے تن
من میں آگ لگا دی ان کی سرد و مگر
تلخ کامی سے اور ان کی بزم کو رزم
سے بدل دیا۔ وہ بار بار کبھی دھمکی
سے اور اکثر منت سے یہی درخواست
کرتے تھے کہ تم اپنے لئے جو طریق
چاہو اختیار کر لو مگر ہمارے مذہب
میں دراندازی نہ کرو۔ وہ آج کل
کی یورپین تہذیب اور علیگڈھ سکول
کی تعلیم سے زیادہ اور اس کے
خلاف اس پر جوش واعظ سے
درخواست نہیں کرتے تھے۔ ان کا
مقصد یہی تھا اور یہی آج کل کی سچی
تہذیب کا خلاصہ ہے کہ تم اپنی ذات
کے لئے کچھ ہی پسند کر لو اور جس رنگ
میں چاہو جلوہ گر ہو مگر دوسروں کے
مذہبی فیلنگ سے تعرض نہ کرو۔ اس
سے سوسائٹی میں خلل آتا اور نظام قوم
بگڑتا ہے۔ اور قومی ترقی کی راہ میں
مذہبی چھیڑ چھاڑ اور خدا کا تذکرہ سخت
روک ہے۔ تم غار حرا میں یا اپنے
گھر کے گوشہ میں بیٹھے اللہ اللہ کرو
نمازیں پڑھو مگر کیا ضرور ہے کہ دوسروں
پر بھی دباؤ ڈالو۔ مگر کیا اس ہادی اور
واعظ نے قوم کی دردناک فریاد پر کان
لگایا۔ اور انکی انجام بینی اور مصلحت اندیشی کی
کچھ بھی پرواہ کی۔ وہ نہ تھکا اور نہ گھبرایا جب
تک اپنا کام پورا نہ کر لیا۔ بھائی سے بھائی
الگ ہوا۔ خاوند سے جورو چھوٹی۔ بچوں
کی مائیں بچھڑیں۔ ایک عرصہ تک کی تجارتیں
اور بازار بند اور سرد پڑ گئے اور خوفناک تغیر
برپا ہوئی مگر اس نے اپنے پاک مسلک
مرنج مرنجاں پہ بھی عمل نہ کیا۔ مکہ سے بھاگ کر
مدینہ میں پناہ گزین ہوا۔

باقی آئندہ

حضرت اقدس گورداسپور مین

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ۱۵ر جولائی ۱۹۰۱ء کو اس مقدمہ مین جو میرزا نظام الدین وغیرہ پر مسجد کا راستہ جو شارع عام ہے بند کرنے کی وجہ سے کیا گیا ہے فریق ثانی کی درخواست پر بغرض ادائے شہادت جانا پڑا۔ دیگر احباب کے ہمراہ خاکسار ایڈیٹر الحکم کو بھی ہمرکاب جانے کا فخر حاصل تھا۔ اس لئے جو کیفیت اس سفر مین اس نے اپنی آنکھ سے دیکھی اسکا لطف ناظرین الحکم کو دکھانا بھی ضروری سمجھا اگرچہ وہ کیفیت جو صرف دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے کسیطرح پر بھی زبان قلم سے ادا نہیں ہو سکتی۔ لیکن تاہم جسقدر ممکن ہے بیان کرنا ضروری ہے اسلئے مختصر طور پر عرض کی جاتی ہے۔

دارالامان سے روانگی ۱۵ر جولائی کی صبح کو حضرت اقدس نے دارالامان سے روانہ ہونیکا حکم دیا چنانچہ حضور کے لئے فینس کی سواری طیار کی گئی اور احباب کے لئے یکے کئے گئے۔ دارالامان سے حضرت اقدس مع زمرہ خدام قریباً ۷ بجے روانہ ہوئے اور کوئی پاؤ میل تک پیدل تشریف لے گئے۔ حضور کی روانگی کا یہ نظارہ بھی قابل دید تھا ایک گروہ کثیر خدام کا آپ کو حلقہ مین لئے ہوئے جا رہا تھا جس سے اس محبت اور عشق اور ارادت کا پتہ ملتا تھا جو آپکے مریدون کو آپ سے ہے چونکہ حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب کو کچھ دیر لگی اسلئے حضور آپکے انتظار کے لئے ٹھہر گئے آخر مولوی صاحب کے پہنچنے پر احباب یکون مین اور حضور فینس مین سوار ہو کر رخصت ہوئے۔

مجمع البحرین پر قیام گورداسپور کو جاتے ہوئے راستہ مین ایک بہت بڑی نہر آتی ہے اور ایک مقام پر وہ نہر دو بڑے شعبون مین منقسم ہو کر بہتی ہے اس مقام کا نظارہ بھی قابل دید ہے اور مومن وہان پر ایک عجیب حالت پر غور کر کے **مسیح موعود** کے مبارک زمانہ کا نقشہ اپنے سامنے دیکھتا ہے کہ کسیطرح پر قرآن کریم کی سچائی ثابت ہوتی ہے۔

غرض اس مقام کا نام ہم نے اپنے اس سفرنامہ مین مجمع البحرین رکھا ہے جو احباب یکون پر سوار گئے تھے۔ وہ وہان پہلے پہنچے اس لئے حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے انتظار مین ٹھہر گئے چنانچہ کوئی آدھ گھنٹہ کے انتظار کے بعد حضرت اقدس کی سواری آپہنچی حضرت اقدس نے کھانا کھانیکا حکم دیا۔ دسترخوان بچھایا گیا احباب نے کھانا کھایا اس وقت کچھ باتوں کا سلسلہ چل پڑا حضرت اقدس نے فرمایا۔

"تقی کی تائید خود خدا تعالیٰ فرماتا ہے مومن کی تو شان ہی کے خلاف ہے کہ وہ منصوبہ کرے"

اس اثنا میں نہر کی کوٹھی کے ہندو مسلمان ملازم آنحضرت کی زیارت کے لئے آ گئے اور وہ کچھ عرصہ تک بیٹھے ہوئے آپ کی زیارت سے بہرہ اندوز ہوئے۔

فریق مخالف کی گاڑی غالباً ہم قصور کرین گے اگر ساتھ ساتھ اس نظارہ کو نہ دکھائین جو **فریق مخالف** کا ہم دیکھتے جاتے تھے ابھی ہم بیٹھے ہوئے ہی تھے کہ فریق مخالف کے لوگ بھی ایک بہلی میں سوار آ پہنچے ان مین سے بعض جو اترنے کیلئے مجبور تھے اس مین پردہ ڈالے ہوئے بیٹھے رہے اور بعض اتر کر نہر کی کوٹھی کی طرف سے ہوتے ہوئے جیسے کوئی روپوش ہو جاتا ہے اور شرمسار ہوتا ہے گذر گئے۔

وہان سے روانگی کھانا کھا چکنے کے بعد پھر احباب اور حضور اقدس روانہ ہوئے اور کوئی ڈیڑھ بجے کے قریب قریب گورداسپور جا پہنچے فینس کہارون نے راستہ مین کھانا کھانا تھا اس لئے حضرت اقدس کوئی تین بجے کے قریب گورداسپور پہنچے۔

احباب کا مجمع اگرچہ حضرت اقدس کی دارالامان سے روانگی محض پرائیوٹ تھی اور احباب کے طبقین کوئی اطلاع اور خبر نہ تھی مگر کسی نہ کسی طرح جہان جہان احباب کو خبر پہنچی وہان سے حضرت اقدس کے خدام مشتاق زیارت دوڑے آئے چنانچہ **کپورتھلہ۔ امرتسر** کے احباب جمع ہو گئے اور وہ دیوانہ وار حضرت اقدس کے استقبال کے لئے کوئی ڈیڑھ میل تک دو دفعہ آگے گئے اور آئے اور پھر گئے۔ کپورتھلہ کے احباب کو چونکہ ۱۵ر جولائی تاریخ مقدمہ کی غلط اطلاع ملی تھی اس لئے ان کو بعد حسرت و افسوس ۱۵ر ہی کی شام کو واپس ہونا پڑا۔

گورداسپور کا قیام گورداسپور مین حضرت اقدس نے مولانا مولوی محمد علی صاحب کی تجویز کے موافق ان کے خسر منشی نبی بخش صاحب رئیس گورداسپور کے عالیشان مکان مین قیام فرمایا مقدمہ کے متعلق باتون کا سلسلہ شروع ہو گیا اور کسی کے یہ کہنے پر کہ فریق مخالف نے بہت بیہودہ جرح کرنیکا ارادہ کیا ہوا ہے آپنے **فرمایا** "مین اس بات کی کچھ پرواہ نہیں کرتا مومن کا ہاتھ اوپر ہی پڑتا ہے یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْہِمْ کافرون کی تدبیرین ہمیشہ الٹی ہو کر ان پر ہی پڑا کرتی ہین مَکَرُوْا وَمَکَرَ اللّٰہُ وَاللّٰہُ خَیْرُ الْمَاکِرِیْنَ میں یہ اچھی طرح جانتا ہون کہ ان لوگون کو میرے ساتھ ذاتی عداوت اور بغض ہے اور اسکی وجہ یہی ہے کہ میں **ملل باطلہ** کے رد اور ہلاک کرنے کے لئے مامور کیا گیا ہوں۔ میں جانتا ہوں اور میں اس میں ہرگز مبالغہ نہیں کرتا۔ کہ ملل باطلہ کے رد کرنے کے لئے جسقدر جوش مجھے دیا گیا ہے میرا قلب فتویٰ دیتا ہے کہ اس تردید و ابطال ملل باطلہ کے لئے اگر تمام روئے زمین کے مسلمان ترازو کے ایک پلہ میں رکھے جاویں اور میں اکیلا ایکطرف تو میرا پلہ ہی وزن دار ہوگا۔ آریہ عیسائی اور دوسرے باطل ملتوں کے ابطال کے لئے جب میرا جوش اسقدر ہے پھر اگر ان لوگوں کو میرے ساتھ بغض نہو تو اور کس کے ساتھ ہو۔ ان کا بغض اسی قسم کا ہے جیسے جانورون کا ہوتا ہے تین دن ہوئے مجھ کو الہام ہوا تھا اِنِّیْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِیْکَ بَغْتَۃً۔ میں حیران ہوں یہ الہام مجھے بہت مرتبہ ہوا ہے اور عموماً مقدمات میں ہوا ہے۔ افواج کے لفظ سے معلوم ہوتا ہے کہ مقابل میں بھی بڑے بڑے منصوبے کئے گئے ہیں